سلسلہ مرویاتِ صوفیاء ۴

# مَرویّاتُ الشّیخِ الأکبر
# مِنْ
# اَحادیثِ النّبیّ الأطہر ﷺ

(شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی مرفوع متصل روایات)

شیخ الاسلام الدکتور محمّد طاھر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلہ مرویاتِ صوفیاء: ٤

# مرویاتُ الشّیخ الأکبر

## مِن

# احادیثِ النّبیِّ الأطہر ﷺ

﴿شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ کی مرفوع متصل روایات﴾


تألیف

## شیخ الاسلام الدکتور محمّد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ وتخریج:

محمد ضیاء الحق رازی



**منہاج القرآن پبلی کیشنز**

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695

www.Minhaj.org-sales@Minhaj.org

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

سلسلہ مرویاتِ صوفیاء : ٤

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | مَرْوِيَّاتُ الشَّيْخِ الْأَكْبَرِ مِنْ أَحَادِيْثِ النَّبِيِّ الْأَطْهَرِ ﷺ ﴿شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی مرفوع متصل روایات﴾ |
| تالیف | : | شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری |
| معاونِ ترجمہ و تخریج | : | محمد ضیاء الحق رازی |
| نظرِ ثانی | : | پروفیسر محمد نصر اللہ معینی |
| زیرِ اہتمام | : | فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk |
| مطبع | : | منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور |
| اِشاعتِ اَوّل | : | مارچ 2009ء (1,100) |
| اِشاعتِ دُوُم | : | ستمبر 2009ء (1,100) |
| اِشاعتِ سوم | : | اگست 2010ء (1,100) |
| قیمت | : | 120/- روپے |

**نوٹ:** شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

---

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۰۷-۹۷-۳۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

# فہرس


| الرقم | المحتویات | الصفحة |
| --- | --- | --- |
| ۞ | مُقَدِّمَہ | ۹ |
| ۞ | اَلشَّیُخُ الُأَکُبَرُ مُحیِي الدِّیُنِ ابُنُ الُعَرَبِيّؒ | ۲۳ |
| ۞ | تعارُف | ۲۵ |
| ۞ | خاندانی پس منظر | ۲۵ |
| ۞ | شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی وفات | ۲۶ |
| ۞ | سلاسلِ طریقت | ۲۷ |
| ۞ | شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کے شیوخ | ۲۹ |
| | ۱. علمِ قراءت میں آپؒ کے شیوخ | ۳۰ |
| | ۲. علمِ حدیث میں آپؒ کے شیوخ | ۳۰ |
| | ۳. سیرتِ نبوی ﷺ میں آپؒ کے شیوخ | ۳۱ |
| | ٤. فقہِ مالکی میں آپؒ کے شیوخ | ۳۱ |
| | ٥. علمِ تصوف میں آپؒ کے شیوخ | ۳۲ |

| الرقم | المحتویات | الصفحة |
|---|---|---|
| | ٦. علمِ تاریخ میں آپؒ کے شیوخ | ٣٢ |
| | ٧. اندلس میں آپؒ کے شیوخ | ٣٢ |
| | ٨. تیونس میں آپؒ کے شیوخ | ٣٣ |
| | ٩. مراکش میں آپؒ کے شیوخ | ٣٣ |
| ۞ | شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کے تلامذہ | ٣٣ |
| ۞ | شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی تصانیف | ٣٧ |
| | ١. علم التفسیر میں آپؒ کی تصانیف | ٣٩ |
| | ٢. علم الحدیث میں آپؒ کی تصانیف | ٣٩ |
| | ٣. علم الفقہ میں آپؒ کی تصانیف | ٣٩ |
| | ٤. سیرتِ نبوی ﷺ میں آپؒ کی تصنیف | ٤٠ |
| | ٥. علم التصوف میں آپؒ کی تصانیف | ٤٠ |
| ۞ | شیخ اَکبرؒ کو کبار ائمہ و مشائخ سے ملنے والی اِجازات | ٤٧ |
| ۞ | کبار ائمہ حدیث تک شیخِ اکبرؒ کی متّصل اسانید | ٤٨ |
| | ١. اِمام بخاریؒ تک شیخ اَکبرؒ کی متصل سند | ٤٩ |
| | ٢. اِمام مسلمؒ تک شیخ اکبرؒ کی متصل سند | ٤٩ |

| الرقم | المحتویات | الصفحة |
|---|---|---|
| | ۳. اِمام ترمذیؒ تک شیخ اکبرؒ کی متصل سند | ۵۰ |
| | ٤. سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ تک شیخ اَکبرؒ کی متصل سند | ۵۰ |
| ۞ | **إِسْنَادُ المؤلف إِلَى الشَّيْخِ الأَكْبَرِ مُحْيِي الدِّيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْعَرَبِيِّ رضي الله عنه** ﴿شیخ اَکبر محی الدین ابن العربیؒ تک مؤلّف کی متصل اَسانید﴾ | ۵۳ |
| ۞ | **اَلأَحَادِيْثُ الْمُتَّصِلَةُ الْمَرْفُوْعَةُ مِنْ مِشْكَاةِ الأَنْوَارِ** ﴿شیخ اکبر ابن العربیؒ کی مشکاۃ الأنوار سے ماخوذ مرفوع متصل اَحادیث﴾ | ۵۹ |
| ۞ | **مصادر التخريج** | ۱۲۳ |

# مُقدّمہ

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تصوف و طریقت دینِ اسلام سے الگ ایک متوازی دین ہے۔ یہ خیال سراسر کم علمی اور کم فہمی بلکہ جہالت پر مبنی ہے۔ اُمتِ مسلمہ کی چودہ سو سالہ تاریخ میں علمِ حدیث، تفسیر اور فقہ کے کسی شعبے کے اَئمہ کا ایک چھوٹا سا مکتبہ فکر بھی تصوف اور صوفیاء یا اُن کی تعلیمات کا منکر نہیں رہا۔ دوسری اَہم بات یہ ہے کہ تصوف علمی سند کے بغیر وجود میں نہیں آیا۔ معروف اَکابر صوفیاء بیک وقت عالم بھی تھے اور زاہد و متقی بھی۔ طبقۂ علماء کی طرح طبقۂ عرفاء و صلحاء بھی ہمیشہ سے خدمتِ دین میں پیش پیش رہا ہے بلکہ علماء سے دو قدم آگے بڑھ کر صوفیاے کرام نے اُمتِ مسلمہ کو رُشد و ہدایت، علم اور معرفتِ حق، گمراہیوں سے نجات، تطہیرِ باطن اور تہذیبِ اَخلاق کا عملی درس دیا ہے۔ قول کی بجائے کردار و عمل سے ایمان اور اسلام کو درجۂ اِحسان تک پہنچایا اور تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب و باطن کے کٹھن فرائض سرانجام دے کر خدمتِ دین کا فریضہ نبھایا۔ عجیب اِتفاق یہ ہوا کہ صدیوں سے اِن اَئمہ تصوف پر بطور مفسر، محدّث، فقیہ اور مجتہد علمی کام کما حقہ نہیں ہو سکا۔ نتیجتاً تصوف اور ائمہ تصوف کا علمی پہلو عوام و خواص کی نظروں سے اوجھل ہوتا گیا۔ اِس اِعتبار سے اَکابر صوفیاے کرام کی علمی ثقاہت کو متعارف کروانا اہلِ علم و تحقیق کا فرض تھا لیکن اس میں کوتاہی ہوتی رہی۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ صدیوں سے محقق علماء کے ذمے قرض تھا جس کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مروّیاتِ صوفیاء کے سلسلہ اشاعت کے ذریعے چکایا ہے۔

ذیل میں ہم موضوع کی مناسبت سے علمی تاریخ کا ایک مختصر جائزہ لے رہے ہیں جس میں ہم ان اَسباب پر اِجمالی روشنی ڈالیں گے جن کی وجہ سے صوفیاے کرام کے

مقابلے میں محدثین اور فقہاء کو زیادہ اعتبار و استناد حاصل رہا۔

قرآن حکیم میں جہاں بھی فرائضِ نبوت و رسالتِ محمدی ﷺ کا تذکرہ فرمایا گیا وہاں کم و بیش ان چار فرائض کا ذکر ضرور آیا ہے:

- تلاوتِ آیات
- تزکیہ نفوس
- تعلیمِ کتاب
- تعلیمِ حکمت

اِرشاد فرمایا گیا:

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ o [(۱)]

’’اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفسًا و قلبًا) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے o‘‘

یہ بات قابلِ غور ہے کہ آیت مبارکہ میں بیان شدہ جہات اور فرائض میں سے ہر جہت اور ہر فریضہ ایک طبقہ اُمت کی نشان دہی کر رہا ہے۔ مثلا لوگوں کو حق کی تلقین کرنے والے مبلغین و مصلحینِ اُمت تلاوتِ آیات کے محاذ پر ڈٹے رہے۔ تزکیہ نفوس اور تصفیہ باطن کرنے والے صلحاء اور اَصفیاء اپنے طور پر فریضہ رسالت نبھاتے رہے، تعلیم

(۱) البقرة، ۲:۱۵۱

کتاب وحکمت سے بہرہ ور کرنے والے مجتہدین، مفکرین اور حکماے اُمت ہر عہد میں اس دور کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تجدید و اِحیاے دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ تینوں طبقات اپنے اپنے دائروں اپنے اپنے مراتب اوراپنے اپنے اَدوار میں دین کی خدمت پر مامور رہے اور آج بھی ہیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اِن طبقات میں سے کسی ایک نے دوسرے کے وجود کا انکار کیا ہو یا اپنے علاوہ دوسرے کی نفی کی ہو۔ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا:

اِنَّمَا یَخْشَی اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا.(۱)

''بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں۔''

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے خشیت کی لازمی صفت کے ساتھ علماء کا تذکرہ فرمایا ہے۔ معروف اور اکابر صوفیاء کا حال بھی یہی تھا کہ وہ بیک وقت عالم بھی تھے اور زاہد و متقی بھی۔ مذکورہ بالا دونوں آیات میں وارثانِ پیغمبر علماء و عرفاء کی ذمہ داریوں کے دائرے مختلف بتائے گئے ہیں مگر ان میں سے کسی ایک دینی طبقہ کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی گئی۔ تاہم یہ ایک تلخ تاریخی حقیقت ہے کہ صدیوں پر محیط، طویل عرصہ سے لاشعوری طور پر علماء اور صوفیاء جیسے امت کے دو بڑے اور محترم طبقوں میں واضح تقسیم پیدا ہوگئی۔ اس امتیاز اور تقسیم کار کے اَسباب اور وُجوہات پر الگ سے تحقیق ہوسکتی ہے، لیکن ہم یہاں ان تمہیدی سطور میں صرف دو بنیادی اَسباب کا تذکرہ ضروری سمجھتے ہیں:

ان اَسباب پر بحث کرنے سے قبل یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ یہ تقسیم قرونِ اولیٰ کے اَدوار میں خود بہ خود ہوئی۔ اس کے پیچھے کسی بھی طبقے کی شعوری کاوش یا سازشی حکمتِ عملی کارفرما نہیں تھی۔ تاہم بعد ازاں جب تیسری صدی ہجری میں علم الکلام

(۱) فاطر، ۳۵: ۲۸

اور فلسفہ یونان کے نظریات و اَفکار کا اِسلامی تصوف سے اِختلاط شروع ہوا تو اس تقسیم میں شعوری کاوشیں اور کسی حد تک تعصب اور معاصرانہ رقابت کے مظاہر بھی واضح طور پر دیکھنے میں آتے ہیں۔

## پہلا سبب:

پہلی صدی ہجری کا نصف آخر اور دوسری صدی ہجری مکمل طور پر اس لحاظ سے اسلامی علوم کی تاریخ میں اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ یہی دور دراصل تمام اسلامی علوم کی تدوین و تنظیم کا دور ہے۔

حکمتِ الٰہیہ کے تحت صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم سمیت بہترین دماغ کے حامل نفوسِ قدسیہ علومِ اِسلامی کی خدمت میں یوں لگ گئے کہ ان کی ساری زندگیاں ان علوم وفنون کی خدمت کے لیے وقف ہوگئیں۔ انہوں نے پورے خلوص، دیانت اور جاں فشانی سے تفسیر قرآن، حدیثِ نبوی اور فقہ اسلامی کے میادین میں شاندار خدمات سرانجام دیں۔ یہی دور تھا جب ایک طرف احادیثِ نبوی کو حجاز مقدس کے علاوہ کوفہ، بصریٰ، شام، عراق، مصر اور یمن جیسے علاقوں میں مختلف اَسالیب میں جمع کیا جارہا تھا اور دوسری طرف اَطراف و اکنافِ عالم میں پھیلتے ہوئے دین کی تفہیم کے لئے تفسیر اور فقہی علوم پر ائمہ کرام تصنیف و تالیف کے سنہری اَبواب رقم کر رہے تھے۔

ان دینی علوم کے علم برداروں میں ایک طرف امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام محمد بن حسن الشیبانی جیسی عبقری اور جامع الصفات شخصیات تھیں جو قرآن و سنتِ نبوی کی روشنی میں اجتہاد و استنباط کے بعد شرعی قوانین و اصول مرتب کر رہے تھے اور دوسری طرف امام طحاوی، امام ابن ابی شیبہ، امام عبدالرزاق، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ اور امام دارمی جیسے

فقید المثال رجالِ کار احادیث نبوی کے صاف و شفاف حالت میں جمع و ترتیب کا کام سرانجام دے رہے تھے۔

الغرض اِس دورِ اَوائل میں اَئمہ تفسیر، اَئمہ حدیث، اَئمہ عقائد و کلام اور اَئمہ فقہ جو اپنے اپنے شعبوں میں سند (**authority**) تھے ان کے وسیع حلقے قائم ہوتے چلے گئے۔ دور و نزدیک سے اَعلیٰ دماغ ان کے حلقہ ہائے دروس کا حصہ بنے اور ان کی کتب کو پوری دنیا میں شہرت و ثقاہت مل گئی۔ آئندہ آنے والی نسلیں انہی معروف اَئمہ کی مشہور کتب کو پڑھتی رہیں اور اپنے اپنے حلقوں میں پڑھاتی رہیں۔ اِس طرح ہر فن اور ہر موضوع پر یہ کتب مرکزی حیثیت حاصل کرتی چلی گئیں اور انہی ائمہ کو سند کا درجہ حاصل ہوگیا۔ چنانچہ صدیوں سے جاری اس عمل نے لاشعوری اور غیر ارادی طور پر ایک تقسیم اور امتیاز پیدا کردیا۔ اس تقسیم اور امتیاز کے تحت پوری امت میں بجا طور پر سند اور حجت کے لیے یہ ائمہ دین معروف ہو گئے۔

قرونِ اوائل میں ان اَئمہ دین کے پہلو بہ پہلو ایک دوسرا طبقہ بھی دین اسلام کی خدمت و تبلیغ میں مصروف رہا، جن میں امام حسن بصری، فضیل بن عیاض، ذوالنون مصری، سری السقطی، الحارث المحاسبی، بایزید بسطامی، سفیان الثوری، عبداللہ بن المبارک، معروف الکرخی، یحییٰ بن معاذ، جنید بغدادی، سہل بن عبد اللہ تستری اور ابن ابی الدنیا وغیرہم رضی اللہ عنہم جیسے اسماے گرامی بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں۔ یہ لوگ اپنی اپنی جگہ فقیہ بھی تھے اور محدث و مفسر بھی، لیکن ان کی طبیعت کا غالب رجحان عرفان، تصوف اور طریقت کی طرف تھا۔ لہٰذا یہ بطور عارف، صوفی اور متصوف مشہور ہوگئے، ان کی توجہ قال سے زیادہ حال پر مرکوز تھی۔ یہ شہرت و ناموری سے کوسوں دور رہے تھے۔ ان کے ہاں اظہار کی بجائے اِخفاء غالب تھا۔ یہ امتِ مسلمہ کو رشد و ہدایت دینے کے لیے گفتار کی بجائے کردار کو زیادہ معتبر سمجھتے تھے۔ ان کے ہاں معرفتِ حق کے لئے علم کے ساتھ ساتھ عرفان ضروری تھا۔ یہ اسلام اور

ایمان کے درجات میں کیفیتِ اِحسان کے قائل تھے۔ یہ اپنے اپنے حلقہ تربیت میں بیٹھنے والوں کو محض کتابیں پڑھا کر مسند فراغت دینے پر اکتفاء نہیں کرتے تھے بلکہ انہیں مجاہدۂ نفس اور عرفانِ ذات و کائنات کے مراحل سے گزار کر عارف اور مزکی بناتے تھے۔

ان کی نظر عبادت کے حفظ و ضبط اور نصوص کی تشریح وتعبیر پر مرکوز نہیں ہوتی تھی بلکہ وہ اُسوۂ حسنہ کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے لوگوں کو تطہیرِ باطن، تہذیبِ اَخلاق اور معرفتِ حق کی کھٹن منزلوں سے انگلی پکڑ کر گزارنے کو دینی فریضہ گردانتے تھے۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں تھا کہ ان کے حلقے میں کتنے لوگ آئے؟ کیا پڑھا؟ اور کس فن میں سند اجازت حاصل کی؟ بلکہ ان کے نزدیک اہم یہ تھا کہ کون کس حال میں آیا اور اسے کیسے صاحبِ حال بنا کر دین کی امانت اس کے سپرد کی جائے؟ صاف ظاہر ہے اس طبقہ میں نہ شہرت تھی اور نہ دولت۔ نہ ظاہری کروفر تھا اور نہ حلقہ درس کی وسعت کی خواہش۔ جو آتے وہ دنیا طلبی، ہوسِ مال و زر اور اقتدار کی تمنا چھوڑ کر آتے اور جب جاتے تو دنیا کی ترجیحات ان کا مطمع نظر رہتی ہی نہیں تھیں۔ اس لیے طبقہ علماء سے یہ طبقہ صوفیاء الگ اور منفرد ہوتا چلا گیا، حالاں کہ خود ائمہ علوم فقہ و حدیث ان نفوسِ قدسیہ کے حلقوں میں بیٹھ کر اپنے ایمان کو جلا بخشتے تھے، ان کا بے حد احترام کرتے اور ان کی زیارت کو سعادت خیال کرتے۔ لیکن مقامِ تعجب ہے کہ ائمہ کی ان سے اس عقیدت کے باوجود ثقاہت و اعتبار کی دنیا میں انہیں ہمیشہ ''کمزور'' اور ''ظنی'' خیال کیا جاتا رہا۔ ہمارے نزدیک اس کا سبب ان بزرگانِ دین کی عدم ثقاہت نہیں تھی بلکہ ان کے حال اور مقام سے لوگوں کی عدم معرفت تھی۔ البتہ صاحبانِ معرفت کے لیے ان کی حیثیت ہمیشہ سرچشمہ علم وعرفان کی سی رہی اور آج بھی ہے۔

اس غیر ارادی تقسیم کے نتیجے میں گویا علماء ایک طرف ہو گئے اور صوفیاء خاشعین دوسری طرف۔ علماء و مشائخ کے ساتھ ایک علمی نشست میں حضرت شیخ الاسلام مدظلہ نے

سورۃ فاطر کی آیت نمبر ۲۸ - ﴿اِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا﴾ - کا حوالہ دیتے ہوئے موضوع زیر بحث کو یوں سمیٹا ہے:

’’اللہ تعالیٰ نے علماء اور صوفیاء کو جوڑا تھا کہ علماء وہی ہیں جو خاشعین ہیں لیکن بعد ازاں خشیت، طہارت، ورع اور روحانیت ایک طرف کر دی گئی اور علم ایک طرف کر دیا گیا۔ معرفت، قیام اللیل، سجدہ ریزیاں، رِقت اور گریہ و بکاء اور اس کے نتیجے میں طاعات کے جو روحانی نتائج وثمرات مرتب ہوتے ہیں وہ ایک طرف کر دیے گئے، اور سند، روایت، حجت اور تحقیق دوسری طرف جمع ہو گئیں۔ اوائل وقت سے ہی علم اُن اصحابِ تصنیف و تالیف کے ساتھ خاص کر دیا گیا جو علماء تھے۔ ان کے ذریعے دین کا ’’قال‘‘ امت تک پہنچا۔ جبکہ اولیاء کرام اور صوفیاء عظام کا طبقہ الگ کر دیا گیا۔ یہ وہ لوگ تھے جو دین کے ’’حال‘‘ کے امین تھے۔ ’’حال‘‘ تقاضا کرتا ہے کہ بولا کم جائے اور عمل زیادہ کیا جائے۔ لہٰذا ’’اہلِ حال‘‘ نے اپنے اوپر سکوت لازم کر لیا جبکہ ’’اہلِ قال‘‘ نے اپنے اوپر روایتِ علم لازم کر دی۔ لہٰذا جو روایت کرنے والے تھے اہلِ روایت نے اُنہی سے رجوع جاری رکھا، اُمت اُن سے ثقاہت کی نسبت سے شناسا ہوگئی۔ اس کے برعکس جنہوں نے غلبۂ حال کی وجہ سے کثرتِ روایت کا عمل ترک کر دیا تھا، اِخفاے حال کی بناء پر وہ پسِ پردہ چلے گئے۔ چونکہ انہوں نے زیادہ کتابیں نہیں لکھیں اور جو لکھیں وہ موضوعات کے اعتبار سے مدارس اور اہلِ علم تک نہیں پہنچیں اس لئے عام لوگوں نے ان کی پہچان علم کے حوالے سے کرنا چھوڑ دی اور یہ سمجھا کہ یہ اَصحابِ کشف و کرامات اور ریاضات و مجاہدات ہیں۔ ساتھ ہی نہ جانے کیوں سمجھا جانے لگا کہ یہ دین کے علم میں حجت نہیں۔ اس بے بنیاد مفروضے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ جو حاملینِ علم ٹھہرے، ان کے سامنے جب بھی

کسی اللہ کے عارف کی بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں: ’’ٹھیک ہے بھئی! وہ بزرگ ہیں مگر آپ ائمہ علم کی بات کریں جو حجت ہیں؛ اولیاء وصلحاء تو صاحبانِ کشف و کرامات اور عبادت کرنے والے اَہل اللہ تھے۔‘‘ یعنی ہم ہر دور میں برکت تو ان کی مانتے ہیں مگر علم میں ان کی بات حجت نہیں مانتے۔ ان کے فیوضات و کرامات حق ہیں مگر بات اُن کی مانیں گے جو علم میں حجت ہیں۔(۱)

صدیوں سے جاری اِس خود ساختہ تقسیم کا مزید نتیجہ یہ ہوا کہ بتدریج صوفیاء، عرفاء، اَصحابِ ذِکر وتصوّف - خواہ جتنے بڑے عالم کیوں نہ ہوں، محدّث، مفسر اور فقیہ کیوں نہ ہوں - انہیں ’’اہلِ تصوف و روحانیت‘‘ کے زمرے میں ڈال کر علم سے الگ کر دیا گیا؛ بلکہ اس پر متاخرین میں سے کچھ ظاہر بین علماء نے زیادتی یہ کی کہ اپنی اہمیت بڑھانے کے لئے ان بے نفس اور بے ریا شخصیات کو دین سے خارج، بدعتی اور متوازی طرزِ فکر کا حامل قرار دے دیا۔ حالاں کہ حقیقتِ حال اس سے مختلف تھی۔ یہ عظیم المرتبت لوگ پہلے عالمِ دین تھے اور بعد میں صوفی و عارف۔ زُہد و ریاضت کا معنی ہرگز یہ نہیں تھا کہ ایسے لوگ علم اور روایتِ علم سے نابلد تھے یا ان کا تعلق حدیث، تفسیر، فقہ یا علم الکلام سے کٹ گیا تھا بلکہ یہی لوگ دراصل دین کے سچے خادم اور رسول اللہ ﷺ کے نائب تھے۔ یہ محدّث بھی تھے، مفسر بھی اور فقیہ بھی۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ ان کے حلقہ ہائے تربیت میں وقت کے محدّثین، مفسرین اور فقہاء حاضر ہوتے اور علم کو نفع بخش بنانے کے لئے ان سے زُہد و اخلاص کی چاشنی حاصل کرتے۔

## دوسرا سبب

جلیل القدر ائمہ حدیث کی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جو ہستیاں بطور صوفی و ولی

(۱) اِقتباس اَز خطاب آل پاکستان مشائخ کانفرنس، منعقدہ بتاریخ ۳ مارچ، ۲۰۰۹ء

معروف و مشہور تھیں انہوں نے ترکِ روایت کر دیا تھا مگر اس ترکِ روایت کے رجحان سے یہ استدلال ہرگز نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کم علم تھے۔ وہ قلیل الروایت ہونے کے باوجود کثیر العلم تھے۔ غلبہ حال ضرور تھا مگر اس کا معنی یہ نہیں کہ ان کے پاس ''قال'' نہ تھا بلکہ انہوں نے ''قال'' پر اکتفا کرنے کی بجائے حال تک رسائی حاصل کر لی تھی۔ وہ فقیر بھی تھے، محدّث بھی تھے اور فقیہ و مجتہد بھی۔ بڑے بڑے اہل اللہ، عرفاء اور صلحاء جنہیں ساری دنیا صرف صوفیاء اور اولیاء کے طور پر جانتی ہے مگر وہ اپنے وقت کے عظیم محدّث، مفسر اور فقیہ و مجتہد بھی تھے؛ مثلاً امام حسن بصری، حارث المحاسبی، جنید بغدادی، امام سلمی، ابو نصر سراج الطّوسی، امام القشیر ی، ابوطالب المکی، شیخ عبدالقادر جیلانی، محی الدین ابن العربی اور امام شعرانی رحمھم اللہ وغیرہ کا امامِ حدیث اور امامِ فقہ ہونا اور ان کے معاصر اَجل ائمہ فقہ و حدیث کا ان کی بارگاہ میں بیٹھ کر زانوے تلمذ طے کرنا تاریخ نے ثابت کر دیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رہنی چاہیے کہ وہ اَجل اَئمہ علم جنہیں دنیا بڑے محدث یا فقیہ کے طور پر جانتی ہے - جیسے امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مالک، امام بخاری اور امام مسلم رحھم اللہ وغیرہ - وہ خود بہت بڑے صوفی تھے۔

## بنیادی سوال اور اس کا ''عملی'' جواب

درج بالا حقائق کی روشنی میں ہمارا یہ دعویٰ پایہ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ تصوف علمی سند کے بغیر وجود میں نہیں آیا۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ صوفیاء اَئمہ علم و حدیث بھی تھے تو کیا امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابو داوٗدؒ اور امام ترمذیؒ کی طرح حضور علیہ الصلاۃ و السلام تک حدیث میں ان کی بھی متصل مرفوع اسانید ہیں؟ اس کا جواب تلاش کرنے سے قبل ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جو زیادہ روایات کرتا ہے یا اس کی مرویات کی تعداد زیادہ ہوگی تو اسے زیادہ ثقہ سمجھا جائے گا۔ ثقاہت اور اعتبار کا تعلق قطعاً روایات کی کثرت کے ساتھ نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو خلفاے

راشدین رضی اللہ عنہم کو (معاذ اللہ) سب سے غیر ثقہ سمجھا جاتا کیونکہ ان سے مروی احادیث کی تعداد سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، عبادلہ ثلاثہ اور سیدہ عائشہ وغیرہم کے مقابلے میں بہت ہی کم ہیں (خصوصاً شیخین کریمین سے مروی احادیث)۔ حالانکہ انہوں نے جتنا وقت حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں گزارا اور جتنے معاملات میں حضور ﷺ نے ان سے مشاورت فرمائی وہ سوائے چند ایک کے باقی تمام کو میسر نہیں رہی معلومات اور قربت کا تقاضا تو یہی تھا کہ سب سے زیادہ مرویات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہوتیں مگر معاملہ اس کے برعکس ہے۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ ایک الگ موضوع ہے جس پر ائمہ نے بہت لکھا ہے۔)

بعینہٖ محدثین اور عرفاے کاملین کے درمیان بھی روایات کی کثرت یا قلت کا یہی معاملہ کارفرما رہا ہے۔ جہاں تک سوال کے اس حصے کا تعلق ہے کہ صوفیاے کرام کی مرفوع متصل روایات موجود بھی ہیں یا نہیں تو اس کا سادہ جواب یہ ہے کہ ایسی روایات کتب احادیث و تصوف میں ایک معقول تعداد میں موجود ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ ان بزرگوں کے نام سے مسانید جمع نہیں ہوئیں جس کی وجہ سے وہ پردۂ اِخفاء میں چلے گئے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو قدرت نے جس باریک بینی اور ذوق و عرفان سے نواز رکھا ہے اس کا تقاضا تھا کہ وہ ان اکابر صوفیاء کی اس علمی حیثیت و مرتبہ کو کما حقہ اُجاگر کرتے۔ اُنہیں اَکابر اَسلاف کے ساتھ ساتھ صوفیاے کرام کی ذواتِ مقدسہ سے جس قدر عقیدت و محبت ہے یہ علمی کارنامہ اُسی کا مظہر ہے۔ آپ نے اُمہات الکتب سے ان مرفوع متصل روایات کو تلاش کر کے ''سلسلہ مرویاتِ صوفیاء'' کی صورت میں مرتب فرما دیا ہے۔ اب کم از کم متلاشیانِ علم کو اس سوال کے جواب میں تردّد نہیں ہوگا کہ صوفیاء کے اَسماے گرامی سلسلہ سندِ حدیث میں موجود نہیں۔

یہ کام خود اس سوال کا ''عملی'' جواب ہے۔ لہٰذا اب دنیا کا کوئی شخص ان اکابر صوفیاء کو ائمہ علم حدیث کے گروہ سے خارج نہیں کر سکتا کیونکہ بہت سارے ائمہ تصوف،

ائمہ ولایت اور اکابر اولیاء نے بھی اپنی اپنی کتب میں مرفوع متصل احادیثِ نبوی اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہیں۔

آج میڈیا پر بعض نام نہاد مفکرین ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت مخالف پروپیگنڈے کو ہوا دینے کے لئے تحریری کاوشوں اور مذاکروں میں جلیل القدر ائمہ حدیث و تصوف کی کتب کو تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ کہیں شیخ الاسلام امام ہرویؒ کی **منازل السائرین** کو ردّ کیا جاتا ہے اور کہیں امام سہروردیؒ کی **عوارف المعارف** کو، کہیں حضرت ابو طالب مکی کی **قوت القلوب** اور کہیں امام قشیری کے **الرسالۃ** پر تنقید کی جاتی ہے، کہیں ابو النصر السراج الطّوسی کی کتاب **اللمع** موضوعِ بحث ہے تو کہیں شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کی **الفتوحات المکیۃ** اور **فصوص الحکم** کو تختۂ مشق بنایا جاتا ہے۔ اِن بنیادی کتبِ تصوف کو آج یہ کہہ کر الگ رکھ دیا جاتا ہے کہ یہ صوفیاء کی باتیں ہیں، علم میں ان کی کوئی سند نہیں، حالاں کہ ان امہات الکتب میں بیان شدہ اعلیٰ و اَرفع مضامین اور حقائق اپنی جگہ غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں لیکن ان میں بیان شدہ روایات و احادیث بھی اسی قدر ثقہ اور مستند ہیں جس قدر محدّثین کی کتب میں احادیث مبارکہ کو مستند سمجھا جاتا ہے۔

اِس خالص علمی کاوش سے اہل علم و تحقیق پر واضح ہو جائے گا کہ یہ کتب محض رطب و یابس پر مشتمل کوئی افسانہ یا من گھڑت قصوں، کہانیوں کی مجموعہ نہیں بلکہ یہ وہ عظیم کتب ہیں جن میں تزکیہ نفوس اور تصفیہ قلوب کے لئے ان اکابر ائمہ نے قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ آقاے دوجہاں ﷺ کے ارشادات گرامی سے بھرپور رہنمائی حاصل کی ہے اور کثیر تعداد میں مرفوع متصل احادیث کو اپنی اسناد کے ساتھ درج کیا ہے۔ حتی کہ یہ کتب جلیل القدر ائمہ حدیث نے خود پڑھیں اور آگے ان کی اجازات دیں۔ ان ائمہ میں ایک نمایاں نام حافظ ابن حجر عسقلانی کا بھی ہے۔ یہ وہ نام ہے کہ عرب و عجم میں شرق تا غرب کوئی عالم دین یا کوئی ماہر علوم حدیث ان کی بات کو ردّ نہیں کر سکتا۔ ان کی کتاب فتح

الباری شرح صحیح البخاری عرب یونی ورسٹیوں میں بطور نصاب شامل ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کو دنیا سوائے محدث اور شارحِ صحیح بخاری کے کسی اور حوالے سے جانتی ہے نہ پہچانتی ہے، مگر حقیقتِ حال یہ ہے کہ یہ بہت بڑے محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک جلیل القدر صوفی بھی تھے۔ انہوں نے اپنے مشائخ اور اساتذہ سے ۱۰۶ کتابیں صرف وہ پڑھیں جو تصوف سے متعلق ہیں، ان کی متصل اجازات لیں اور ان کی متصل اسانید کو اپنے ثبت میں درج کیا ہے، جو ان کتب کے مؤلف اولیاء اور صوفیاء تک پہنچتی ہیں۔ مثلاً امام سلمی کی طبقات الصوفية اور كتاب الأربعين فی التصوف، امام ابو القاسم القشیری کی کتاب الرسالة کو انہوں نے سبقاً پڑھا اور اجازت لی اور آگے اجازت دی۔ حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے حافظ ابن حجر عسقلانی کے ثبت - جو تجريد أسانيد الكتب المشهورة والأجزاء المنثورة کے نام سے بھی معروف ہے- سے ائمہ تصوف اور عرفاء کی ایک سو چھ (۱۰۶) کتب تک کی اسانید اور اجازات کو اپنی الگ کتاب اَلْمُنْتَقٰی لِأَسَانِيْدِ الْعَسْقَلَانِي إِلَى أَئِمَّةِ التَّصَوُّف وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِي میں اِفادۂ خاص و عام کے لئے جمع کر دیا ہے۔

مروياتِ صوفیاء کے اس سلسلہ کتب کی اشاعت سے اُمید ہے ان لوگوں کی غلط فہمی کا کافی حد تک اِزالہ ہو جائے گا جو محدثین اور صوفیاء کے درمیان بعد المشرقین سمجھتے چلے آ رہے تھے۔

زیرِ نظر کتاب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ نے شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی معروف کتاب ’’مشكاة الأنوار فيما روي عن النبي ﷺ عن الله تعالٰى من الأخبار‘‘ سے ان کی اپنی مکمل سند کے ساتھ مرفوع متصل احادیث کو جمع کر دیا ہے تاکہ اُن کی مرویات بھی پوری سند اور اُردو ترجمے کے ساتھ دنیا کے سامنے آ جائیں اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حضور نبی اکرم ﷺ تک بطریقِ محدّثین یہ ان کی متصل اسانید

ہیں۔ اِس طرح معترضین کا یہ مفروضہ باطل ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ محدّث نہ تھے، محض صوفی اور درویش تھے۔

(ڈاکٹر علی اکبر الازہری)

ڈائریکٹر رِیسرچ

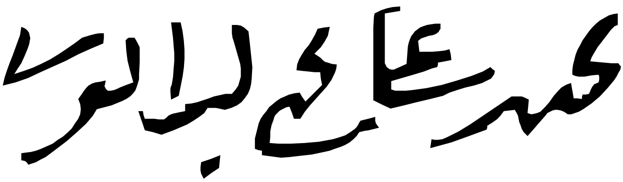

شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کے دستخط

# ﴿اَلشَّيُخُ الُأَكُبَرُ مُحُيِي الدِّيُنِ ابُنُ الُعَرَبِيِّ رضی اللہ عنہ﴾

(٥٦٠-٦٣٨ھ / ١١٦٥-١٢٤٠ء)

# تعارُف

سلطان العارفین شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کا اسمِ گرامی ''محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الطائی الحاتمی المرسی'' ہے۔ علمی حلقوں میں آپ ''ابن العربی'' کے نام سے معروف ہیں۔ آپ کی ولادت بروز پیر، ۱۷ رمضان المبارک ۵۶۰ھ بمطابق ۲۶ جولائی ۱۱۶۵ء کو اندلس کی شرقی ریاست کے صدر مقام مرسیہ میں ہوئی۔[1]

# خاندانی پس منظر

شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کے جدِ اعلیٰ حاتم الطائی عرب قبیلہ ''بنو طے'' کے سردار تھے اور اپنی سخاوت کے باعث بہت مشہور تھے۔ اندلس میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو جانے کے بعد ابن العربی کا خاندان وہاں جا بسا، جہاں آپ کے خاندان کا شمار مملکت کے باوقار خاندانوں میں ہوتا تھا۔ ابن العربی کے دادا الشیخ محمد، اندلس کے قاضی اور جید علماء میں سے تھے۔ آپ کے والد گرامی الشیخ علی بن محمد وزیر ریاست تھے۔ آپ فقہ و حدیث کے بہت بڑے امام اور قافلۂ زہد و تصوف کے سرخیل تھے۔ شیخ اکبر کے والد مقامِ اَنفاس کے محققین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ وہ تصوف کے سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ابن العربی اپنے والد کی وفات کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں: ''میرے والد نے اپنی

---

(۱) ۱۔ صفدی، الوافي بالوفيات: ۱۲۴

۲۔ مقرىء أحمد بن محمد، نفح الطيب، ۲: ۱۷۲

۳۔ محمد على حاج، شمس المغرب في سيرة الشيخ الأكبر ومذهبه: ۵۶

وفات سے پندرہ روز پہلے مجھے بتایا کہ ان کا سفرِ آخرت قریب ہے اور وہ بدھ کے دن اپنی جان خالقِ حقیقی کے سپرد کر دیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب ان کا وقتِ رخصت قریب آیا تو سخت بیماری کے باوجود وہ بغیر ٹیک لگائے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ مجھے قریب بلایا اور فرمانے لگے: بیٹے! آج میرا اس جہان سے رخصت اور حضرتِ حق سے واصل ہونے کا دن ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا: (ابا جان!) اللہ تعالیٰ آپ کا یہ سفر آسان اور اپنی ملاقات مبارک کرے۔ اس بات پر وہ خوش ہوئے اور مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہر وہ چیز جو میں تجھے کہتے ہوئے سنتا تھا اور اسے نہیں جانتا تھا اور شاید اس میں سے بعض کا انکار بھی کرتا تھا لیکن اب میں اس کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ پھر ان کی پیشانی پر ایک سفیدی ظاہر ہوئی جو ان کے جسم کے رنگ کے برعکس تھی اور وہ کوئی بیماری نہ تھی۔ وہ چمک ایک روشن نور تھا جسے والد محترم نے محسوس کیا۔ پھر وہ کرن آپ کے چہرے پر پھیل گئی یہاں تک کہ اس نے پورے بدن کو گھیر لیا۔ پھر میں نے انہیں بوسہ دیا اور الوداع کیا۔‘‘(۱)

شیخ اکبر محی الدین عربیؒ کے مطابق اسی دن ظہر کے وقت آپ کے والد ماجد وفات پا گئے اور یوں اپنے وصال کے بارے میں ان کی پیشگی اطلاع حرف بحرف سچ ثابت ہوئی۔

## شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی وفات

آپ دمشق میں ۲۲ ربیع الثانی ۶۳۸ھ بمطابق ۹ نومبر ۱۲۴۰ء کو آپ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔(۲)

(١) ابن العربی، الفتوحات المكية، باب: ٣٥، ٣: ٣٥٤

(٢) ١۔ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ١٦: ٣٤٩

٢۔ عمر رضا كحاله، معجم المؤلفين، ١١: ٤٠

٣۔ زركلی، الأعلام، ٦: ٢٨١

## سلاسلِ طریقت

سلطان العارفین محی الدین ابن العربیؒ تصوف و روحانیت کی دنیا میں ’’شیخ الأکبر‘‘ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کو حضرت خضر علیہ السلام کا خرقہ دو سلسلوں سے پہنایا گیا۔ پہلا علی بن عبداللہ بن جامع نے اور دوسرا تقی الدین عبدالرحمٰن بن علی بن میمون بن آب توزری نے۔ یوں روحانیت وطریقت میں آپ دو سلسلوں میں حضرت خضر علیہ السلام سے بیعت ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب الفتوحات المکیۃ کے پچیسویں باب میں سیدنا حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ متعدد ملاقاتوں کا ذکر کے بعد خرقۃ الخضر کے عنوان کے تحت ان دونوں سلسلوں کا ذکر اس طرح کیا ہے:

**واجتمع به رجل من شيوخنا، وهو علي بن عبد الله بن جامع، من أصحاب علي المتوكل وأبي عبد الله قضيب البان. كان يسكن بِالْمِقْلٰى، خارج الموصل، في بستان له. وكان الخضر قد ألبسه الخرقة بحضور قضيب البان. وألبسنيها الشيخ بالموضع الذي ألبسه فيه الخضر من بستانه، وبصورة الحال التى جرت له معه في إلباسه إياها.**

**وقد كنت لَبِسْت خرقة الخضر بطريق أبعد من هذا، من يد صاحبنا تقي الدين، عبد الرحمن بن علي بن ميمون بن آبّ، التَّوْزَرِى. ولبسها هو من يد صدر الدين شيخ الشيوخ بالديار المصرية، وهو ابن حمُّوِيه وكان جده قد لِبسها من يد الخضر.** (۱)

(۱) ابن العربي، الفتوحات المكية، باب: ۲۵، ۳: ۱۸۵-۱۸۷، رقم: ۱۵۲

’’حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ ہمارے شیوخ میں سے ایک شیخ نے ملاقات کی جن کا نام علی بن عبد اللہ بن جامع ہے اور جو علی المتوکل اور ابو عبد اللہ قضیب البان الموصلی کے ساتھیوں میں سے ہیں اور جو موصل کے باہر مقلی کے مقام پر اپنے باغ میں رہتے تھے اور حضرت خضر علیہ السلام نے انہیں قضیب البان کی موجودگی میں خرقہ پہنایا؛ اور مجھے شیخ علی بن عبد اللہ بن جامع نے اسی جگہ خرقہ پنایا جہاں انہیں خضر علیہ السلام نے ان کے باغ میں پہنایا تھا۔ اور یہ خرقہ اسی طرح پہنایا جس طرح خضر علیہ السلام نے انہیں پہنایا تھا۔ اور میں نے حضرت خضر علیہ السلام کا خرقہ ایک اور طریق سے بھی حضرت تقی الدین عبد الرحمٰن بن علی بن میمون بن آب توزری کے ہاتھوں پہنا تھا اور انہوں نے صدر الدین - جو دیارِ مصر کے شیخ الشیوخ تھے اور جو ابن حمویہ کے نام سے معروف تھے - سے پہنا اور ان کے دادا نے یہ خرقہ حضرت خضر علیہ السلام سے پہنا تھا۔‘‘

شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ ایک واسطے سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ قادریہ میں بیعت ہیں۔ آپ کے شیخ **أبو محمّد یونس بن یحیی العبّاسي الهاشمي** حضور سیدنا غوث الاعظم الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مرید ہیں۔ انہوں نے ابن العربیؒ کو مکہ معظّمہ میں سلسلہ قادریہ میں طریقت و خلافت کا خرقہ پہنایا جیسا کہ امام الفاسی (م۸۳۲ھ) نے **ذیل التقیید في رواة السنن والأسانید** میں لکھا ہے:

**لبس الشيخ الأكبر محيي الدّين ابن العربي الخرقة الصوفية مرّة أخرى في مكّة المكرَّمة، ولكن هذه المرة لم تكن خرقة الخضر، وإنما الخرقة القادرية الّتي تنسب إلى الشيخ عبد القادر الجيلاني رضي الله عنه الذي توفي سنة ٥٦١هـ.**

**ففي مكة سنة ٥٩٩هـ لبس الشيخ محيي الدّين ابن العربي**

الخرقة القادرية من صاحبه يونس بن يحيى الهاشمي (م٦٠٨ﻫ)، وهو الذي أخذ عنه الشيخ محيي الدّين عددا أكبر من الأحاديث والرّوايات الّتي ذكرها في كتبه وخاصة في محاضرة الأبرار. وقد ذكر الشيخ محيي الدّين لبسه للخرقة القادرية في رسالة نسب الخرقة.[1]

''شیخ محی الدین ابن العربیؒ نے مکہ مکرمہ میں ایک بار پھر صوفی خرقہ پہنا، لیکن اس مرتبہ حضرت خضر علیہ السلام والا خرقہ نہیں تھا بلکہ قادری خرقہ تھا جو کہ حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ (م٥٦١ﻫ) کی طرف منسوب ہوتا ہے۔

''پس مکہ مکرمہ میں شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے اپنے شیخ یونس بن یحییٰ الہاشمی (م٦٠٨ﻫ) سے قادری خرقہ پہنا۔ یہی وہ ہستی ہیں جن سے شیخ محی الدین ابن العربیؒ نے بہت ساری احادیث اور روایات لی ہیں جنہیں آپ اپنی کتب بالخصوص محاضرۃ الأبرار میں روایت کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے خرقہ پہننے کے بارے میں تفصیلات رسالۃ نسب الخرقۃ میں ذکر کی ہیں۔''

## شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کے شیوخ

شیخِ اکبرؒ کی تصانیف کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ نے تقریباً ستر (٧٠) کبار شیوخ سے اِکتسابِ فیض کیا اور ان سے روایتِ حدیث کی اجازات

(١) ١۔ ابو الطيب المكي الفاسي، ذيل التقييد في رواة السنن والأسانيد، ٢: ٣٣٥

٢۔ محمد على حاج يوسف، شمس المغرب في سيرة الشيخ الأكبر: ٢٦٣

حاصل کیں۔ مختلف علوم و فنون اور شہروں کے حوالے سے آپ کے شیوخ کے نام بالاختصار درج ذیل ہیں:

## ۱. علمِ قراءت میں آپؒ کے شیوخ

۱. الإمام أبو بکر بن أخلف اللّخمي

۲. الإمام أبو الحسن شریح بن محمّد

۳. الإمام أبو القاسم عبد الرّحمن بن غالب الشّراط

٤. قاضی مدینة فاس أبو محمّد عبد الله البازلي

٥. قاضی أبو بکر محمّد بن أحمد أبي حمزة

٦. قاضی أبو عبد الله محمّد بن سعید بن دربون(۱)

## ۲. علمِ حدیث میں آپؒ کے شیوخ

۷. الإمام أبو محمّد یونس بن یحیی العبّاسي الهاشمي(۲)

یہ حضور سیدنا غوث الاعظم الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مرید ہیں۔ انہوں نے ابن العربیؒ کو مکہ معظّمہ میں سلسلہ قادریہ میں طریقت و خلافت کا خرقہ پہنایا۔

۸. الإمام المحدِّث عبد الحق الأزدي الإشبیلي

یہ شیخ ابو مدین شعیب بن حسین الغوث المغربی کے تلمیذ ہیں اور آپ حضور غوث الاعظم الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

(۱) ابن العربي، الفتوحات المکیة، ۱: ۳۸٤

(۲) ابن العربي، الفتوحات المکیة، ۱۳: ٥٥۷، الرقم: ٦۰۹

٩. الإمام مكين الدّين أبو شجاع زاهد بن رستم البزّار الأصفهاني[(١)]

شیخ مکین الدین کو مکہ معظّمہ میں مقامِ ابراہیم پہ امامت کا شرف حاصل ہے اور آپ منیٰ میں خطبہ بھی ارشاد فرماتے تھے۔ شیخ اکبر نے ان سے امام ترمذیؒ کی کتاب **الجامع الصحیح** اور **العِلل** کا درس اور اجازت حاصل کی۔

١٠. الإمام عبد الصّمد بن محمّد

١١. الإمام زاهد بن رستم الأصفهاني

١٢. الإمام نصر بن أبي الفتوح الحصري

١٣. الإمام سالم بن رزق الله الإفريقي

١٤. الإمام أحمد بن إسماعيل الطالقاني القزويني

## ٣. سیرتِ نبوی ﷺ میں آپؒ کے شیوخ

١٥. الإمام أبو زيد عبد الرّحمن السُّهيلي (صاحب الرّوض الأنف)[(٢)]

## ٤. فقہِ مالکی میں آپؒ کے شیوخ

١٦. قاضی أبو عبد الله محمّد بن سعيد بن دربون

١٧. الإمام محمّد أبو الوليد بن أحمد بن سبيل

(١) ابن العربي، الفتوحات المكية، ٤: ٢٩

(٢) ابن فرحون المالكى، الديباج المذهب في معرفة أعيان علماء المذهب، ١: ٨٩

## ٥. علمِ تصوف میں آپؒ کے شیوخ

١٨. الإمام أبو عبد الله بن العاص الدلال[١]

١٩. الإمام محمّد بن محمّد البكري

٢٠. الإمام أبي طاهر أحمد بن محمّد السِّلَفي الأصفهاني

٢١. الإمام أبو عبد الله الغزّال

٢٢. الإمام علي بن عبد الله بن جامع

٢٣. الإمام أبوعمران المِيرتُلِي[٢]

## ٦. علمِ تاریخ میں آپؒ کے شیوخ

٢٤. الإمام أبو القاسم على بن حسن بن هبة الله الدّمشقي الشّهير بابن عساكر

٢٥. الإمام أبو الفرج عبد الرّحمن بن علي بن محمّد ابن الجوزي

## ٧. اندلس میں آپؒ کے شیوخ

٢٦. الإمام محدّث العارف صالح العدوي

٢٧. الإمام محدّث العابد أبو عبد الله محمّد الشرفي

٢٨. الإمام محدّث الزّاهد أبو يحيى الصّنهاجي

---

(١) ابن العربي، الفتوحات المكية، ٦: ١٣٠، الرقم: ١٤٥

(٢) ابن العربي، الفتوحات المكية، ١٣: ٥٥٧، الرقم: ٦٠٩

۲۹. الإمام محدّث أبو الحجّاج يوسف الشّبربيلي

۳۰. الإمام محدّث الزّاهد الشيح أبو عبد الله محمّد بن قسوم

## ۸. تیونس میں آپؒ کے شیوخ

۳۱. الإمام محدّث الشيخ أبو محمّد عبد الله بن إبراهيم المالقي

## ۹. مراکش میں آپؒ کے شیوخ

۳۲. الإمام محدّث العارف الشيخ محمّد المراكشي

۳۳. الإمام محدّث الشيح أبو القاسم البجائي

## شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کے تلامذہ

۱. الإمام آصف بن عبد الله الملطي

۲. الإمام أبناء عبد القادربن عبد الخالق الصائغ

۳. الإمام أبو العز بن أبي الوحش الخزرجي

٤. الإمام أبو القاسم محمّد بن أبي الفتح الحريري

۵. الإمام أبو بكر بن سليمان الحموي

٦. الإمام أبو بكر بن محمّد بن أبي بكر البلخي

۷. الإمام أبو عبد الله بن إبراهيم الاربيلي

۸. الإمام إبراهيم الخلال

٩. الإمام إبراهيم بن أبي بكر الصنهاجي

١٠. الإمام إبراهيم بن علي بن إبراهيم السّجاد

١١. الإمام إبراهيم بن عَمرو بن عبد العزيز القرشي

١٢. الإمام إبراهيم بن محمّد الأنصاري القرطبي

١٣. الإمام إسماعيل بن سودكين

١٤. الإمام أحمد العلوي

١٥. الإمام أحمد بن عبد الرّحيم البنان

١٦. الإمام أحمد بن محمّد التكريني

١٧. الإمام أحمد بن محمّد بن إبراهيم

١٨. الإمام بركة بن حسن بن ملک الهلالي

١٩. الإمام حسن بن محمود المَروَزي

٢٠. الإمام حسين بن محمّد الموصلي

٢١. الإمام عباس بن عُمر الأنصاري

٢٢. الإمام عبد العزيز بن عبد القوي بن الجناب

٢٣. الإمام عبد الغفار بن طلائع

٢٤. الإمام عبد المُنعِم بن مظفّر المصري

٢٥. الإمام عبد الله بن عبد الوهّاب بن شجاع

٢٦. الإمام عبد الله بن محمّد الأندلسي

٢٧. الإمام عثمان بن نصر الله بن هلال

٢٨. الإمام عفيف الدّين بن سليمان بن علي التّلماني

٢٩. الإمام علي بن المظفّر بن قاسم النشبي

٣٠. الإمام علي بن أبي الغنائم الغسّال

٣١. الإمام علي بن عبد العزيز بن تميم

٣٢. الإمام علي بن محمّد بن أبي الرّجاء

٣٣. الإمام علي بن محمود الحنفي

٣٤. الإمام عمران بن حيش بن علي الحوراني

٣٥. الإمام عيسى بن إسحاق الهذباني

٣٦. الإمام كمال الدّين بن علي بن ماجد الحريري

٣٧. الإمام مجد الدّين بن بنداري التّبريزي

٣٨. الإمام محمّد بم محمّد بن جمعة البلنسي

٣٩. الإمام محمّد بن أبي القاسم الأهوازي

٤٠. الإمام محمّد بن أبي القاسم الطّبري

٤١. الإمام محمّد بن برتقش المعظمي

٤٢. الإمام محمّد بن صديق سهراب الأهدي

٤٣. الإمام محمّد بن عبد العزيز الأنصاري

٤٤. الإمام محمّد بن عز الدّولة بن موسى التّركي

٤٥. الإمام محمّد بن علي المطرزي

٤٦. الإمام محمّد بن علي بن الحسين الإخلاطي

٤٧. الإمام محمّد بن يوسف البِرزالي

٤٨. الإمام محمّد بن إبراهيم بن خضر

٤٩. الإمام محمّد بن إسحاق بن محمّد القونوي

٥٠. الإمام محمّد سعد الدّين ابن العرب

٥١. الإمام محمّد عماد الدّين ابن العرب

٥٢. الإمام محمود الريحاني (الزنجاني)

٥٣. الإمام مذكور بن حيي بن حسين الصلخدي

٥٤. الإمام مظهر بن محمود الحنفي

٥٥. الإمام موسى بن زيد بن جابر

٥٦. الإمام موسى بن يحيى بن علي القرشي

٥٧. الإمام نجم الدّين بن عبد السّلام بن محمّد

٥٨. الإمام نصر الله بن أبي العز الصّغار

٥٩. الإمام يحيى بن علي القرشي

٦٠. الإمام يحيى بن إسماعيل بن محمّد الملطي

٦١. الإمام يعقوب بن معاذ الورب

٦٢. الإمام يوسف بن الحسين النابلسي

٦٣. الإمام يوسف بن دربان بن يوسف الحميدي

٦٤. الإمام يوسف بن عبد اللّطيف البغدادي

٦٥. الإمام يونس بن عثمان الدّمشقي

٦٦. أمّ دلال بنت أحمد بن مسعود بن شداد المقري الموطي

٦٧. أمّ رسلان بنت أحمد بن مسعود بن شدّاد المقري الموصلي[1]

## شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی تصانیف

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور صاحبِ علم اپنے کلام اور تحریروں سے۔ امام غزالی، امام رازی، امام سیوطی، بوعلی سینا اور شیخِ اکبر ابن العربی جیسے بڑے بڑے نام آج اپنی علمی تحریروں کی وجہ سے ہی جانے جاتے ہیں۔

سلطان العارفین حضرت شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کا شمار اکابر اہل اللہ میں ہوتا ہے۔ اہلِ علم محققین اس بات پر متفق ہیں کہ آپ روحانیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ علم و تحقیق میں بھی یکتائے روزگار تھے۔ مزید برآں اپنے زمانے کے عظیم محدّث بھی تھے۔

(١) محمّد على حاج يوسف، شمس المغرب سيرة الشيخ الأكبر: ٣٨٢، ٣٨٣

تصانیف اور تالیفات کی کثرت کے اعتبار سے شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی عالم اسلام کی ایک نابغہ روزگار شخصیت ہیں۔ شیخِ اکبر ابن عربی کی کتب ورسائل کی خاص بات یہ ہے کہ ان تصانیف میں کسی دوسری کتاب کا حوالہ اور مواد بہت کم ملتا ہے یعنی جتنا بھی لکھا خود ہی لکھا۔ شیخِ اکبر کی علمی وسعت کا اندازہ ان کی کثرتِ تصانیف سے ہوتا ہے۔ محققین اہل علم نے اپنی اپنی تحقیق کی بناء پر ان کی تصانیف کی تعداد سیکڑوں میں بیان کی ہے۔ اس حوالے سے چند اہل علم کے نام درج ذیل ہیں:

١. **نفحات الأنس** میں مولانا عبد الرحمٰن جامیؒ نے شیخ اکبرؒ کی جملہ تصانیف کی تعداد پانچ سو لکھی ہے۔(۱)

٢. امام عبدالوہاب شعرانیؒ نے آپ کی تصنیفات کی تعداد چار سو سے زائد لکھی ہے۔(۲)

٣. **معجم المؤلّفين** اور **الأعلام** میں آپ کی کتب کی تعداد چار سو لکھی ہے۔(۳)

٤. **هدية العارفين** کے مؤلف **إسماعيل پاشا البغدادی** نے آپ کی ۴۷۵ کتب و رسائل کا تذکرہ کیا ہے۔(۴)

ذیل میں شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی اب تک منظرعام پر آنے والی چند مشہور کتب کا ذکر کر رہے ہیں جن سے اہل علم محققین کو شیخِ اکبر کی جلالت علمی کا کچھ اندازہ ہو سکے گا۔

(١) جامی، نفحات الأنس: ٤٧٢

(٢) شعرانی، اليواقيت والجواهر، ١: ٦٠٦

(٣) ١۔ عمر رضا كحاله، معجم المؤلفين، ١١: ٤٠
٢۔ زركلی، الأعلام، ٦: ٢٨١

(٤) اسماعيل پاشا، هدية العارفين، ٢: ٤

## ۱. علم التفسیر میں آپؒ کی تصانیف

۱. تفسير مطول يسمى الجمع والتفصيل في أسرار معاني التّنزيل

۲. تفسير مختصر بإسمه في مجلدين

۳. إيجاز اللسان في التّرجمة عن القرآن

## ۲. علم الحدیث میں آپؒ کی تصانیف

۱. إختصار البخاري

۲. إختصار مسلم

۳. إختصار التّرمذي

٤. المصباح في الجمع بين الصّحاح

۵. الإحتفال فيما كان عليه رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سني الأحوال

٦. مشكاة الأنوار فيماروي عن النّبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الله تعالى من الأخبار

۷. كنز الأبرار فيما روي عن النّبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الأدعية والأذكار

۸. العوالي في أسانيد الحديث

## ۳. علم الفقہ میں آپؒ کی تصنیف

المجلى في مختصر المحلى

## ٤. سیرتِ نبوی ﷺ میں آپؒ کی تصنیف

إختصار في السّيرة العطرة

## ٥. علم التصوف میں آپؒ کی تصانیف

شیخِ اکبر محی الدین ابن العربیؒ منازلِ سلوک طے کرنے کے بعد ایک ایسے مجتہد کے رتبے پر فائز ہوئے کہ تمام علوم گویا آپ کے سامنے عیاں ہیں۔ جس میں سے چاہتے، لے لیتے۔ آپ نے تصوف میں سلف الصالحین کے مسلک کو اپنایا۔ سلوک و تصوف پر آپ کے تصانیف درج ذیل ہیں:

١. الفتوحات المكية
٢. الجذوة المقتبسة والخطرة المختلسة
٣. مفتاح السعادة في معرفة الدخول إلى طريق الإرادة
٤. المثلثات الواردة في القرآن العظيم
٥. الأجوبة عن المسائل المنصورة
٦. متابعة القطب
٧. مناهج الإرتقا إلى إفتضاض أبكار النقا بجنان اللقا
٨. فصوص الحكم
٩. المحكم في المحكم وآذان رسول الله ﷺ
١٠. الخلاف في آداب الملأ الأعلى
١١. سرّ أسماء الله الحسنى شفاء العليل في إيضاح السبيل
١٢. كشف الغين
١٣. عقلة المستوفز
١٤. جلاء القلوب

١٥. ما لا بدّ للمريد منه

١٦. الإعلام بإشارات أهل الأوهام

١٧. السرّاج الوهّاج في شرح كلام الحلاج

١٨. الميزان في حقيقة الإنسان

١٩. الأربعين المتقابلة

٢٠. التدبيرات الإلهية في إصلاح المحاكمة الإنسانية

٢١. إنزال الغيوب على سائر القلوب

٢٢. المنهج السديد في شرح الخلاء

٢٣. الخلاء

٢٤. الموعظة الحسنة

٢٥. الدرة الفاخرة في ذكر من انتفعت به فس طريق الآخرة من إنسان وحيوان ونبات ومعدن

٢٦. نتائج الأفكار وحدائق الأزهار

٢٧. الإفهام في شرح الأعلام

٢٨. التّحقيق في الكشف عن سرّ الصديق

٢٩. المحجة البيضاء

٣٠. الأحاديث الأربعين في الطوال العين

٣١. تعشق النّفس بالجسم

٣٢. أسرار قلوب العارفين

٣٣. مشاهد الأسرار القدسية ومطالع الأنوار الإلهية

٣٤. أنس المنقطعين

٣٥. البغية

٣٦. المبادئ والغايات فيما لحروف المعجم من الآيات

٣٧. مواقع النجوم

٣٨. الموجود

٣٩. أنوار الفجر

٤٠. الرصوص

٤١. القطب والإمامين

٤٢. التنزلات الموصلية

٤٣. القسم الإلهى

٤٤. الجمال والجلال

٤٥. شروط أهل الطريق

٤٦. عنقاء مغرب

٤٧. الإيجاد والكون

٤٨. الإشارات في الأسرار الألهيات والكتابات

٤٩. إنشاء الجداول والدوائر

٥٠. روضة العاشقين

٥١. الإنزالات

٥٢. حلية الأبدال

٥٣. تاج التراجم

٥٤. الشواهد

٥٥. روح القدس

٥٦. إشارات القرآن في العالم والإنسان

٥٧. الأقسام الإلهية

٥٨. المقنع في إيضاح السهل الممتنع

٥٩. الأنوار فيما يمنح صاحب الخلوة من الأسرار

٦٠. عقائد أهل علم الكلام

٦١. الرسائل

٦٢. الحجة

٦٣. الإعلاق في مكارم الأخلاق

٦٤. الميم والواو والنون

٦٥. ديوان المعارف الإلهية
٦٦. الرحلة
٦٧. الهوية الرحمية
٦٨. المجد
٦٩. الجود
٧٠. الإحسان
٧١. الحكمة
٧٢. الأزل
٧٣. الإبداع
٧٤. القدم
٧٥. الملك
٧٦. القدس
٧٧. العلم
٧٨. الفهوانية
٧٩. العين
٨٠. ركن المدائن
٨١. الزلفة
٨٢. المبشرات
٨٣. الأحدية
٨٤. الجامع (الجلالة العظيمة)
٨٥. الديمومية
٨٦. القيومية
٨٧. الفلک والسعادة
٨٨. العزة
٨٩. النون
٩٠. الخلق والأمر
٩١. الصادر والوارد
٩٢. الوارد والواردات
٩٣. الحياة
٩٤. المشتبه
٩٥. الرقم
٩٦. المياه
٩٧. المباديء
٩٨. الرقيم

٩٩. الدعاء
١٠٠. الرمز
١٠١. البقاء
١٠٢. الحكم والشرائع
١٠٣. مفاتيح الغيب
١٠٤. الرياح اللواقح
١٠٥. الكنز
١٠٦. اللذة والألم
١٠٧. الحمد
١٠٨. القدر
١٠٩. الوجود
١١٠. الوحي
١١١. التركيب
١١٢. الروايح والأنفاس
١١٣. الأرواح
١١٤. البرزخ
١١٥. القسطاس
١١٦. الإجابة
١١٧. الرتبة
١١٨. القدرة
١١٩. الغيب
١٢٠. الخزائن العلمية
١٢١. الريح العقيم
١٢٢. التدبير والتفصيل
١٢٣. الحق
١٢٤. المؤمن والمسلم والمحسن
١٢٥. الشأن
١٢٦. التحويل
١٢٧. الإنسان
١٢٨. المعراج
١٢٩. الملل
١٣٠. النحل
١٣١. الحسن
١٣٢. القلم

١٣٣. اللوح

١٣٤. المعرفة

١٣٥. زيادة كبد الحوت

١٣٦. الأحجار المتفجرة والمتشققة والهابطة

١٣٧. الطبق

١٣٨. العرش

١٣٩. الأبيض

١٤٠. الفلک المشحون

١٤١. الجسم

١٤٢. المكان

١٤٣. العالم

١٤٤. النار

١٤٥. الآباء العلويات والأمهات السفليات

١٤٦. النجم والشجر

١٤٧. التحفة والطرفة

١٤٨. الأعراف

١٤٩. الإسفار في نتائج الأسفار

١٥٠. الجبال

١٥١. النمل

١٥٢. مراتب الكشف

١٥٣. الكرسي

١٥٤. الهبا

١٥٥. الزمان

١٥٦. الحركة

١٥٧. الجنة

١٥٨. الغايات التسعة عشر

١٥٩. الرسالة والنبوة والمعرفة والولاية

١٦٠. سجود القلب

١٦١. الحضرة

١٦٢. التفضيل بين الملک والبشر

١٦٣. الأولين

١٦٤. النصائح (ما يعول عليه)

١٦٥. الذخائر والأعلاق

١٦٦. اللوامع

١٦٧. اللوائح

١٦٨. الفصل والوصل

١٦٩. الوهب

١٧٠. النحل

١٧١. الطالب والمجذوب

١٧٢. الحال

١٧٣. التحكم والشطح

١٧٤. الإفراد وذوو الأعداد

١٧٥. الخوف والرجاء

١٧٦. المناظرة بين الإنسان الكامل

١٧٧. المبشرات الكبرى

١٧٨. العبادة

١٧٩. شرح الأسماء

١٨٠. النكاح المطلق

١٨١. ٍالطوالع

١٨٢. الاسم والرسم

١٨٣. مراتب العلوم

١٨٤. انتقاش النور

١٨٥. الوجد

١٨٦. الأدب

١٨٧. الشريعة والحقيقة

١٨٨. المخلوق

١٨٩. الملامتية

١٩٠. القبض والبسط

١٩١. الهيبة والأنس
١٩٢. الفناء والبقاء
١٩٣. الصحو والسكر
١٩٤. القرب والبعد
١٩٥. الخواطر
١٩٦. المحق والسحق
١٩٧. اللسانين
١٩٨. الغيبة والحضور
١٩٩. التجليات
٢٠٠. المحو والإثبات
٢٠١. الرياضة والتجلى

## شیخ اَکبرؒ کو کبار اَئمہ و مشائخ سے ملنے والی اِجازات

١. أجازه قاضي فاس أبو محمّد عبد الله البازلي إجازة عامّة
٢. أجازه القاضي أبو بكر محمّد بن أحمد بن أبي حمزة إجازة عامّة
٣. أجازه الإمام عبدالصّمد بن محمّد بن أبي الفضل بن الحرستاني إجازة عامّة
٤. أجازه الإمام زاهد بن رستم الأصفهاني إمام المقام بالحرم إجازة عامّة
٥. أجازه الإمام نصر بن أبي الفتوح بن عمر الحصري إمام مقام الحنابلة بالحرم إجازة عامّة
٦. أجازه الإمام سالم بن رزق الله الإفريقي إجازة عامّة
٧. أجازه الإمام أبو عبد الله العزي الفاخري إجازة عامّة

٨. أجازه الإمام أبو الوابل بن العربي إجازة عامّة

٩. أجازه الإمام محمّد بن محمّد بن محمّد البكري إجازة عامّة

١٠. أجازه الإمام أبو الخير أحمد بن إسماعيل بن يوسف الطالقاني القزويني إجازة عامّة

١١. أجازه الإمام أبو الطّاهر أحمد بن محمّد بن إبراهيم إجازة عامّة

١٢. أجازه الإمام أبو طاهر السِّلَفي الإصبهاني إجازة عامّة

١٣. أجازه الإمام جابر بن أيوب الحضرمي إجازة عامّة

١٤. أجازه الحافظ ابن عساكر إجازة عامّة

١٥. أجازه الإمام محمّد بن إسماعيل بن محمّد القزويني إجازة عامّة

## کبار ائمہ حدیث تک شیخِ اکبرؒ کی متّصل اسانید

شیخِ اکبر محی الدین ابن العربی اور شارحِ ''صحیح مسلم'' امام نووی کا امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی کی اِسناد و طرق میں اشتراک ہے۔ امام نووی کا سلسلہ اِسناد چھ واسطوں سے امام بخاری تک پہنچتا ہے جبکہ شیخ اکبرؒ کا سلسلہ اسناد پانچ واسطوں سے امام بخاری تک پہنچتا ہے۔

ان کے شیخ أبو الوقت عبد الأوّل بن عیسی بن شعیب الهَرَوي الصّوفي السِّجْزي ہیں، ان کا شمار امام بخاری کے رُواۃ میں ہوتا ہے۔ اِس طرح امام ابن العربیؒ کی سند امام بخاری تک محض پانچ واسطوں سے متصل ہو جاتی ہے۔

امام نووی چھ واسطوں سے امام مسلم تک پہنچتے ہیں۔ ابن العربی کی یہ سند اُن

کے شیخ الإمام أبو طاهر أحمد بن محمّد السِّلَفي الأصفهاني کے ذریعے امام مسلم تک پہنچتی ہے، امام اصفہانی بہت بڑے محدّث اور امام تھے جنہیں امام ابن الصلاح اپنے مقدمة میں اور حافظ ابن حجر عسقلانی النکت میں مسائل میں حجت مانتے ہیں۔ جبکہ امام ترمذیؒ تک ابن العربیؒ کی سند محض چار واسطوں سے پہنچتی ہے۔

## ۱. اِمام بخاریؒ تک شیخ اَکبرؒ کی متصل سند

روى الشّيخ الأكبرمحيي الدّين محمّد بن علي بن العربي الطّائي الحاتمي عن الشّيخ أبي محمّد يونس بن يحيى العبّاسي الهاشمي عن الشّيخ أبي الوقت عبد الأوّل بن عيسى بن شعيب الهرَوي الصّوفي السِّجزي عن الشّيخ أبي الحسن عبد الرّحمن بن محمّد بن المظفّر الدّاودي الهرَوي عن الشّيخ أبي محمّد عبد الله بن أحمد السَّرَخْسِي الحمَويِّ عن الإمام أبي عبد الله محمّد بن يوسُف الفَرَبْرِيّ عن الإمام أبي عبد الله محمّد بن إسماعيل البخاري رضی اللہ عنہ.

## ۲. اِمام مسلمؒ تک شیخ اکبرؒ کی متصل سند

روى الشّيخ الأكبر محيي الدّين محمّد بن علي بن العربي الطّائي الحاتمي عن الشّيخ أبي طاهر أحمد بن محمّد السِّلَفي الأصفهاني عن الشّيخ الحسين بن علي الطَّبَري عن الشّيخ عبد الغافر بن محمّد بن عبد الغافر الفارسي النّيسابوري عن الشّيخ أبي

أحمد محمّد بن عيسى الزّاهد الجُلُوديّ النّيسابوري عن الإمام أبي إسحاق إبراهيم بن محمّد بن سفيان عن الإمام أبي الحسين مسلم بن الحجّاج القشيري النّيسابوري رضي الله عنهم.

## ٣. اِمام ترمذیؒ تک شیخ اکبرؒ کی متصل سند

روى الشّيخ الأكبر محيي الدّين محمّد بن علي بن العربي الطّائي الحاتمي عن الشّيخ أبي طاهر أحمد بن محمّد السِّلَفي الأصفهاني عن الشّيخ أبي الفتح أحمد بن محمّد المُقرِئ عن الشّيخ إسماعيل بن ينال عن الإمام أبي العبّاس محمّد بن أحمد المَروَزي المحبوبي عن الإمام الحافظ أبي عيسى محمّد بن عيسى التّرمذي رضي الله عنه.

## ٤. سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ تک شیخ اَکبرؒ کی متصل سند

روى الشّيخ الأكبر محيي الدّين محمّد بن علي بن العربي الطّائي الحاتمي عن الشّيخ عبد الحق الأزدي الإشبيلي عن الشّيخ أبي مدين شعيب بن الحسين الغوث المغربي عن الإمام سيّدنا الغوث الأعظم الشيخ محيي الدّين عبد القادر الجيلاني الحسني الحسيني رضي الله عنه.

﴿ح﴾ روى الشّيخ الأكبر محيي الدّين محمّد بن علي بن العربي الطّائي الحاتمي عن الشّيخ السيّد الشّريف أبي محمّد يونس بن يحيى العبّاسي الهاشمي الصّوفي عن الإمام سيّدنا الغوث الأعظم الشيخ محيي الدّين عبد القادر الجيلاني الحسني الحسيني رضي الله عنه.

# إِسْنَادُ الْمُؤَلِّفِ

## إِلَى

## الشَّيْخِ الْأَكْبَرِ مُحْيِي الدِّيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْعَرَبِيِّ رضي الله عنه

﴿شیخ اَکبر محی الدین ابن العربیؒ تک مؤلّف کی متصل اَسانید﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

# ﴿طريق الشّيخ محمّد بن علي السّنوسي الطّرابلسي﴾

## السّند الأوّل:

أروي عن الشّيخ حسين بن أحمد عسيران عن الشّيخ السيّد أحمد بن محمّد السّنوسي عن والده الشّيخ السيّد محمّد بن محمّد السّنوسي عن والده قُدوة العارفين الشّيخ محمّد بن علي السّنوسي الطّرابلسي عن الشّيخ المعمّر السّيد الشّريف عبد العزيز الحَفيد الحبشي[1] عن الشّيخ الأكبر محيي الدّين محمّد بن

(١) إنّه عاش من العمر ٥٢٠ سنة وفي روايةٍ أخرى الّتي ذكرها الشّيخ المحدّث عبد الحيّ الكتّاني وحقّقها في كتابه "فهرس الفهارس والأثبات" كانت ولادة الشّيخ السّيد عبد العزيز الحَفيد الحبشي في اليوم الثالث ربيع الأوّل عام ٥٨١ھ وهو عاش سبعمائة سنة إلّا خمس سنين (٦٩٥) وأخذ في بغداد عن الشّيخ السّيّد عبد الرّزاق ابن الغوث الأعظم سيّدنا الشّيخ عبد القادر الجيلاني رضي الله عنه مباشرةً ←

علي بن العربي الطّائي الحاتمي رضي الله عنه.

## ﴿ طريق الإمام محمّد بن جعفر الكتّاني ﴾

### السّند الثّاني: المسلسل بالصّوفيّة:

أروي عن والدي الشّيخ الدّكتور فريد الدّين القادري عن الشّيخ محمّد المكّي الكتّاني الصّوفي عن والده الإمام محمّد بن جعفر الكتّاني الصّوفي عن الشّيخ علي بن ظاهر الوتري المدني الصّوفي عن الإمام أبي عبد الله محمّد بن محمّد الأمير الكبير المصري الصّوفي عن الشّيخ أبي الحسن علي بن أحمد العدوي الصّعيدي المصري الصّوفي عن الشيخ محمّد بن أحمد الشّهير بابن عقيلة المكّي الصّوفي عن الشّيخ حسن بن علي العُجَيمي الصّوفي عن الشّيخ أحمد بن محمّد القشاشي الصّوفي عن الشّيخ أحمد بن علي الشّناوي الصّوفي عن أبيه علي بن عبد القدّوس الشّناوي الصّوفي عن الشّيخ عبد الوهّاب الشَّعراني الصّوفي عن الشّيخ

---

.......... وأخذ أيضًا في دمشق عن الشيخ الأكبر محيي الدّين ابن عربي مباشرةً وأخذ في مصر عن الإمام ابن حجرالعسقلاني مباشرةً۔ (أنظر "فهرس الفهارس والأثبات" لعبد الحيّ الكتّاني، ٢: ٩٢٨)

زكرياء بن محمّد الفقيه الصّوفي عن العارف بالله محمّد بن زين الدّين المراغي العثماني الصّوفي عن الشّيخ شرف الدّين إسماعيل بن إبراهيم الجبرتي العقيلي الصّوفي عن المُسنِد أبي الحسن علي بن عمر الواني الصّوفي عن الشّيخ الأكبر محيي الدّين محمّد بن علي بن العربي الطّائي الحاتمي ﵁.

# اَلأَحَادِيثُ الْمُتَّصِلَةُ الْمَرْفُوعَةُ

## مِنْ

# مِشْكَاةِ الْأَنْوَارِ

﴿شیخ اکبر ابن العربیؒ کی مشکاۃ الأنوار سے ماخوذ
مرفوع متصل اَحادیث﴾

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

# مُقَدَّمَةُ مِشْكَاةِ الأَنْوَارِ لِإِبْنِ الْعَرَبِيِّ

## ابن عربیؒ کی کتاب مشکاۃ الأنوار کا مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ الْعَبْدُ الْفَقِيْرُ إِلَى اللهِ تَعَالَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ الطَّائِيُّ الْحَاتِمِيُّ الأَنْدَلُسِيُّ خَتَمَ اللهُ لَهُ بِالْحُسْنَى. الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمّدٍ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَعَلَى آلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَأَصْحَابِهِ وَالتَّابِعِيْنَ وَجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

’’اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے فقیر محمد بن علی بن محمد ابن العربی الطائی الحاتمی الاندلسی بیان کرتے ہیں: تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں اور آخرت متقین کے لیے ہے اور کوئی طاقت اور ڈر نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے جو عظیم المرتبت اور اعلیٰ شان کا حامل ہے۔ اور صلاۃ و سلام ہوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تمام جہانوں کے سردار ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام، تابعین اور تمام مومنین پر۔‘‘

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي لَمَّا وَقَفْتُ عَلَى قَوْلِهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِنَ السُّنَّةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(1)

---

(۱) أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٣

أَخْبَرَنَا بِهِ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْفَتْحِ بْنِ يَحْيَى الْمَعْرُوْفُ وَالِدُهُ بِالْكُنَارِيِّ بِالْمَوْصِلِ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ النَّيْسَابُوْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمْدَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّصْرُوْيِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَانَ بْنِ عَلِيٍّ الْحِيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْحَسَنِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ عَامِرٍ الشَّيْبَانِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَجِيْحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَبِهَذَا الإِسْنَادِ أَيْضًا إِلَى أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ نُصَيْرٍ، أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ :رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِمَّا يَحْتَاجُوْنَ إِلَيْهِ، كَتَبَهُ اللهُ فَقِيْهًا عَالِمًا.(٢)

..........

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الرازي في الفوائد، ٢: ١٤١، وأبو القاسم هبة اللّٰه في أربعون حديثا، ١: ٢٣، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٤: ١٢٥۔

(٢) أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٤۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الرازي في الفوائد، ١٤١/٢، والبيهقي في الأربعون الصغرى، ٢٢/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢٤/٥١، والمناوي في فيض القدير، ١٢٢/٦۔

وَلَمَّا كَانَ الإِنْسَانُ لَآخِرَتِهِ الَّتِي فِيْهَا مَعَادُهُ أَحْوَجَ مِنْهُ إِلَى دُنْيَاهُ جَمَعْتُ هَذِهِ الْأَرْبَعِيْنَ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللهُ تَعَالَى فِي شُهُوْرِ سَنَةِ تِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ وَشَرَطْتُ فِيْهَا أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الْمُسْنَدَةِ إِلَى اللهِ تَعَالَى خَاصَّةً وَرُبَّمَا أَتْبَعْتُهَا أَرْبَعِيْنَ عَنِ اللهِ تَعَالَى مَرْفُوْعَةً إِلَيْهِ غَيْرَ مُسْنَدَةٍ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِمَّا رَوَيْتُهَا وَقَيَّدْتُهَا ثُمَّ أَرْدَفْتُهَا بِأَحَدٍ وَعِشْرِيْنَ حَدِيْثًا فَجَاءَتْ وَاحِدًا وَمِائَةَ حَدِيْثٍ إِلَهِيَّةً وَاللهُ يَنْفَعُنَا بِالْعِلْمِ وَإِيَّاكُمْ وَجَعَلَنَا مِنْ أَهْلِهِ بِمَنِّهِ وَيُمْنِهِ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ.

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’اما بعد: جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے اس قول مبارک پر مطلع ہوا: جس نے میری امت کے لیے چالیس احادیث محفوظ کیں میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اس (مذکورہ) حدیث مبارکہ کی ہمیں ابو الحسن علی بن ابو الفتح بن یحیی جن کے والد گرامی موصل میں کناری کے نام سے مشہور تھے انہوں نے خبر دی، (وہ کہتے ہیں) ہمیں ابو الفضل عبد اللہ بن احمد الطّوسی نے اور انہوں نے ابو محمد فضل بن محمد بن عبید النیشاپوری سے اور انہوں نے ابو سعد عبد الرحمٰن بن حمدان بن محمد النصرویی سے، انہوں نے ابو عمرو محمد بن احمد بن حمدان بن علی الحیری سے، انہوں نے ابو العباس حسن بن سفیان بن عامر الشیبانی سے روایت کیا اور (وہ کہتے ہیں) ہمیں علی بن حجر نے اور وہ کہتے ہیں ہمیں اسحاق بن نجیح نے ابن جریج سے اور انہوں نے عطاء بن ابو رباح سے اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا، آپ کہتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اور پھر ابو الحسن نے حدیث کو اس سند سے بھی بیان کیا اور اسے ابو العباس الشیبانی تک پہنچایا، کہتے ہیں: ہمیں

حُمید نے حجاج بن نصیر سے روایت کیا، اور وہ کہتے ہیں: ہمیں حفص بن جُمیع نے اور انہوں نے ابان سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا، حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جس نے میری امت کے لیے چالیس احادیث محفوظ کیں جن کی انہیں ضرورت تھی تو اللہ تعالیٰ اسے (اس کے نامۂ اعمال میں) فقیہ اور عالم لکھ دے گا۔''

چونکہ انسان اپنی آخرت کا جس کی طرف اسے لوٹنا ہے۔ اپنی دنیا سے زیادہ محتاج ہے، تو میں نے (اپنی آخرت سنوارنے کے لیے) یہ چالیس (احادیث) سن ۵۹۹ ہجری کے چند مہینوں میں، مکہ مکرمہ (اللہ اس شہر کی حفاظت فرمائے) میں جمع کیں۔ میں نے اس (مجموعے) میں اس شرط کا خصوصی التزام کیا کہ وہی حدیث شامل کروں گا جو خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوں (یعنی حدیث قدسی ہوں)۔اور ہوسکتا ہے کہ میں ان (پہلی چالیس احادیث) کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف مرفوع اور چالیس احادیث جمع کروں جو کہ حضور ﷺ کی طرف منسوب نہ ہوں، جنہیں میں نے روایت کیا اور لکھا، پھر اس کے بعد میں ان میں ۲۱ دیگر احادیث کا اضافہ کروں گا۔ پس یہ کل ۱۰۱ احادیث قدسی ہوئیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو علم سے فائدہ پہنچائے اور محض اپنے احسان اور برکت سے ہمیں اِس کا اہل بنائے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

## ١. اَلْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ

١: أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٤، الرقم: ١ ـ

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** مسلم في الصحيح، كتاب البرّ والصّلة والآداب، باب تحريم الظّلم، ٤/١٩٩٤، الرقم: ٢٥٧٧، والتّرمذي في السنن، كتاب صفة القيامة ←

طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الطَّبَرِيُّ، عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ الْجُلُوْدِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا رَوَى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي، إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوْا، يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُوْنِي أَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِي أُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ، يَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا، فَاسْتَغْفِرُوْنِي أَغْفِرْ لَكُمْ، يَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ لَنْ

---

.......... والرّقائق والورع، باب (٤٨) منه، ٤/٦٥٦، الرقم: ٢٤٩٥، وابن ماجه في السّنن، كتاب الزّهد، باب ذكر التّوبة، ٢/١٤٢٢، الرقم: ٤٢٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٤، ١٧٧، الرقم: ٢١٤٠٥، ٢١٥٨٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٢، الرقم: ٢٩٥٥٧، والطّبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٦٥، الرقم: ٧١٦٩، والبزّار في المسند، ٩/٤٠١، ٤٤٠، الرقم: ٣٩٩٥، ٤٠٥٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٤٠٦، الرقم: ٧٠٨٩، والمنذري في التّرغيب والتّرهيب، ٢/٣١٢، الرقم: ٢٥١٤۔

تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي، يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوْا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا زَادَ ذَلِکَ فِي مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا نَقَصَ ذَلِکَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُوْنِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِکَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ، يَاعِبَادِي، إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا، فَلْيَحْمَدِ اللهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِکَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ عزوجل سے یہ روایت کیا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کر دیا، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جس کو میں ہدایت دوں، سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں، لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تم کو لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تم کو بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم کسی نقصان کے مالک نہیں ہو کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور تم کسی نفع کے مالک نہیں

کہ مجھے نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور تمہارے انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ متقی شخص کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں کچھ اضافہ نہیں کر سکتے اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور تمہارے انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ گناہگار شخص کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت سے کوئی چیز کم نہیں کر سکتے اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور تمہارے انسان اور جن کسی ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو جو کچھ میرے پاس ہے اس سے صرف اتنا کم ہو گا جس طرح سوئی کو سمندر میں ڈال کر (نکالنے سے) اس میں کمی ہوتی ہے(یعنی کوئی کمی واقع نہیں ہو گی)، اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لیے جمع کر رہا ہوں، پھر میں تم کو ان کی پوری پوری جزا دوں گا، پس جو شخص خیر کو پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جس کو خیر کے سوا کوئی چیز (مثلاً آفت یا مصیبت) پہنچے وہ اپنے نفس کے سوا اور کسی کو ملامت نہ کرے۔‘‘

## ٢. اَلْحَدِيْثُ الثَّانِي

**عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَحْيَى الْعَبَّاسِيُّ، حَدَّثَنَا**

---

٢: أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٥، الرقم: ٢۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب من أشرك في عمله غير الله، ٤/٢٢٨٩، الرقم: ٢٩٨٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الرياء والسمعة، ٢/ ١٤٠٥، الرقم: ٤٢٠٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٦٧، الرقم: ٩٣٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٢٤، الرقم: ٦٥٢٩، وأبو يعلى في المسند، ١١/٤٣٠، الرقم: ٦٥٥٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٢٩، الرقم:٦٨١٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٥، الرقم: ٥٢

أَبُو الْوَقْتِ عَبْدُ الْأَوَّلِ بْنُ عِيْسَى السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَلِيْحِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْغِطْرِيْفِ، عَنْ أَبِي خَلِيْفَةَ الْجُمْحِيِّ، عَنِ الْقَعْنَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ ﷻ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِي فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ.

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ہر قسم کے شرکاء اور شرک سے پاک ہوں تو جو شخص کوئی عمل کرے اور اس میں میرے ساتھ میرے غیر کو بھی شریک کرے میں اس سے بیزار ہوں اور وہ عمل اس کے لیے ہے جسے اس نے شریک کیا ہے۔''

## ٣. اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدُ عَبْدُ اللهِ بَدْرٌ الْحَبَشِيُّ

٣: أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٦، الرقم: ٣۔
**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الترمذى في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء فى الكفاف والصبر عليه، ٤/٥٧٥، الرقم: ٢٣٤٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب من لا يؤبه له، ٢/ ١٣٧٨، الرقم: ٤١١٧، والحاكم في المستدرك، ٤/١٣٧، الرقم:٧١٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٢،←

مُعْتَقُ أَبِي الْغَنَايِمِ بْنِ أَبِي الْفُتُوحِ الْحَرَّانِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنْ أَبِي الْوَقْتِ، عَنِ الْمَلِيْحِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ الْهَرَوِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ ﷻ: إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوحَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ وَقَلَّ تُرَاثُهُ. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ رشک دوست وہ مومن ہے (جو قلتِ مال کی وجہ سے) ہلکے بوجھ والا ہو، نماز سے لطف لینے والا، اپنے رب کا بہترین عبادت گزار ہو، اور علانیہ طور پر اطاعت گزار ہو۔ لوگوں سے مخفی ہو، اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، اسے حسبِ ضرورت روزی میسر ہو اور اس پر وہ صابر ہو پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو زمین

........... الرقم: ٢٢٢٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢١٣، الرقم: ٧٨٦٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٣، الرقم: ١٠٣٥٧، وابن الدرهم في الزهد وصفة الزاهدين، ١/٥٩، الرقم: ١٠٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٧٠، الرقم: ٤٤٥٣، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧٣، الرقم: ٤٨٥٢۔

پر مارتے ہوئے فرمایا: اسے جلد موت آ جائے، اور اس پر رونے والے ہوں اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہو۔‘‘

## ٤ . اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعُ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّلَمَاسِيُّ، أَخْبَرَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُوْ نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَارِي، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنا أَبُوْ جَعْفَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ شَيْبَةَ الْحَبَطِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسًا إِذْ رَأَيْنَاهُ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! قَالَ: رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي جَثَيَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعِزَّةِ تَعَالَى فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَبِ، خُذْ لِي بِمَظْلَمَتِي مِنْ أَخِي فَقَالَ: أَعْطِ أَخَاكَ مَظْلَمَتَهُ قَالَ: يَا رَبِ، لَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِي شَيْءٌ قَالَ: يَا رَبِّ، فَلْيَحْمِلْ عَنِّي مِنْ أَوْزَارِي وَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالْبُكَاءِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ

---

٤: أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٦، الرقم: ٤ ـ

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الحاكم في المستدرك، ٤/٦٢٠، الرقم: ٨٧١٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢١١، الرقم: ٣٧٢٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٨٦، سورة الأنفال، رقم الآية: ١ ـ

ذَلِکَ لَيَوْمٌ عَظِيْمٌ يَوْمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ فِيْهِ أَنْ يُحْمَلَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ قَالَ: فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِلطَّالِبِ: ارْفَعْ رَأْسَکَ فَانْظُرْ إِلَی الْجِنَانِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا رَبِ، أَرَی مَدَائِنَ مِنْ فِضَّةٍ وَقُصُوْرًا مِنْ ذَهَبٍ مُکَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ لِأَيِّ نَبِيٍّ هَذَا؟ لِأَيِّ شَهِيْدٍ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا لِمَنْ أَعْطَانِي الثَّمَنَ قَالَ: يَا رَبِّ، وَمَنْ يَمْلِکُ ذَلِکَ؟ قَالَ: أَنْتَ تَمْلِکُهُ قَالَ: بِمَاذَا يَا رَبِّ؟ قَالَ: بِعَفْوِکَ عَنْ أَخِيْکَ قَالَ: يَا رَبِّ، قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ قَالَ اللهُ تَعَالَی: خُذْ بِيَدِ أَخِيْکَ فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عِنْدَ ذَلِکَ اتَّقُوا اللهَ وَأَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِکُمْ فَإِنَّ اللهَ يُصْلِحُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ فِي الْمِشْکَاةِ.

’’حضرت سعید بن انس رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں: ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے خندہ فرمایا اور اتنا ہنسے کہ آپ کے سامنے والے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: (مجھے قیامت کے منظر کا مشاہدہ کرایا گیا اور میں نے دیکھا کہ) میری جماعت کے دو افراد اللہ عزوجل کے آگے جھکے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے عرض کیا: اے میرے مالک! میرے بھائی سے مجھے اس کے ظلم کا بدلہ دلا دے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ملزم سے فرمایا: اپنے بھائی کو اپنے ظلم کا بدلہ دے۔ اس نے جواب دیا: لیکن میرے مالک! میرے پاس تو کوئی بھی نیکی نہیں بچی۔ پھر پہلے شخص نے کہا: میرے مالک وہ میرا کچھ بوجھ اپنے اوپر اٹھا لے۔ یہ کہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی چشمانِ مقدس اشک بار ہوگئیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق وہ دن (روزِ جزا) ایک ہولناک دن ہوگا

جب لوگوں کو ایسے فرد کی ضرورت پڑے گی جو ان کے بوجھ کا کچھ حصہ اپنے اوپر اٹھالیں۔ پھر آپ ﷺ نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: اور اللہ ﷻ مدعی سے فرمائے گا: اپنا سر اوپر اٹھاؤ اور جنت کے باغات کی طرف نگاہ کرو۔ اس نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور بے ساختہ عرض کرنے لگا: میرے مالک: میں چاندی کے شہر اور سونے کے محلات دیکھ رہا ہوں جس پر موتی جڑے ہوئے ہیں، یہ کس پیغمبر یا شہید کی ملکیت ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ اس کی ملکیت میں ہے جو ان کی قیمت مجھے ادا کرے گا پھر از رہ استعجاب وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھے گا: میرے پروردگار ان سب کا مالک کون ہوگا؟ اس پر خدائے بزرگ و برتر جواب دے گا: اس کے مالک تم ہوگے۔ وہ عرض کرے گا: لیکن میرے مالک! میں اس کو کیسے حاصل کروں گا؟ اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنے بھائی کو معاف کر دینے کے بدلے۔ وہ عرض پیرا ہوگا: میرے مالک! میں نے تو اسے پہلے ہی معاف کر دیا ہے اللہ جل مجدہٗ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور اسے جنت میں لے جاؤ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے درمیان امن و آشتی اور صلح کو فروغ دو۔ اس کے صلہ میں اللہ تعالی روزِ قیامت اہل ایمان کے درمیان صلح کرا دے گا۔‘‘

## ٥. اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ

**عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الصَّدَفِيُّ، حَدَّثَنَا**

---

**٥:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٧، الرقم: ٥۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الترمذی في السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات، ٤/٦٩٣، الرقم: ٢٥٦٠، والنسائی في السنن، كتاب الأيمان والنذور، باب الحلف بعزة الله تعالى، ٧/٣، الرقم: ٣٧٦٣، ←

يُوْنُسُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَقْتِ السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى الْمَلِيْحِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ الْهَرَوِيُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَسْنُوَيْه، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِدْرِيْسَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيْلَ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ: انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَجَاءَ هَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: وَعِزَّتِکَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُجِبَتْ بِالْمَكَارِهِ قَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُجِبَتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَجَائَهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: وَعِزَّتِکَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ قَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا.

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

.......... وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٣٢، الرقم: ٨٣٧٩، وابن عبد البر في التمهيد، ٥/٩۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا کہ جنت اور اس کے ساز و سامان کو بغور دیکھو۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں : حضرت جبرائیل آئے اور جنت اور اس کے ساز و سامان کو دیکھ کر واپس ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ! تیری عزت کی قسم! جو بھی اس (شان و شوکت) کے بارے میں سنے گا اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا پس اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے تکلیف دہ امور کے ساتھ گھیر دیا گیا۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ دوبارہ جا کر جنت والوں کے لئے تیار کیا گیا سامان دیکھو۔ جب وہ دوبارہ آئے تو دیکھا کہ اسے مصائب سے گھیر دیا گیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے دربار میں جا کر عرض کیا: یا اللہ! تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی داخل نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جا کر جہنم اور جو کچھ اس میں جہنمیوں کے لئے تیار کیا گیا ہے اسے دیکھو۔ جبرائیل دیکھتے ہیں کہ اس کا ایک حصہ عذاب میں دوسرے سے بڑھ کر ہے واپس آ کر عرض کیا: تیری عزت کی قسم ! جو بھی اس کے بارے میں سنے گا داخل ہونے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے شہوات سے گھیر دیا گیا۔ پھر فرمایا: اب جا کر دیکھو کہ میں نے شہوت پرستوں کے لئے کیا تیار کیا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور دیکھا کہ دوزخ کو شہوت سے ڈھانپ دیا گیا ہے تو انہوں نے عرض کیا: مجھے تیری عزت کی قسم! مجھے خدشہ ہے کہ جو بھی شہوات سے نجات نہ پا سکا وہ اس دوزخ میں میں داخل ہو جائے گا۔''

## ٦. اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ

**عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ**

---

٦: أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٨، الرقم: ٦۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** العيني فى عمدة القاري، ٥/ ٢٩٠، والمناوي فى فيض القدير، ٤/ ٤٢٠۔

الْمَجِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَامِدٍ الْمَقْدِسِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَلَانِسِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَلِيلِ بْنِ أَحْمَدَ السِّجْزِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِي الْبَيْعِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَمِّهِ إِسْحَاقَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَوَّارِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَن مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ وَقَالَ: بِاللهِ الْعَظِيمِ لَقَدْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفَى ﷺ وَقَالَ: بِاللهِ الْعَظِيْمِ لَقَدْ حَدَّثَنِي جِبْرِيْلُ عليه السلام وَقَالَ: بِاللهِ الْعَظِيْمِ لَقَدْ حَدَّثَنِي مِيكَائِيلُ عليه السلام وَقَالَ: بِاللهِ الْعَظِيْمِ لَقَدْ حَدَّثَنِي إِسْرَافِيلُ عليه السلام وَقَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالَى لِي: يَا إِسْرَافِيلُ، بِعِزَّتِي وَجَلَالِي وَجُوْدِي وَكَرَمِي مَنْ قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مُتَّصِلَةً بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مَرَّةً وَاحِدَةً اشْهَدُوا عَلَى أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَقَبِلْتُ مِنْهُ الْحَسَنَاتِ وَتَجَاوَزْتُ عَنْهُ السَّيِّئَاتِ وَلَا أُحْرِقُ لِسَانَهُ فِي النَّارِ وَأُجِيرُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَ يَلْقَأنِىُ قَبْلَ الْأَ نْبِيَاءِ وَ الْاَوْلِيَاءِ أَجْمَعِيْنَ.

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

''حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی عزت و جلال کی قسم سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے مجھ سے بیان کیا کہ اللہ رب العزت کی قسم جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ اللہ رب العزت کی قسم میکائیل علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ اللہ رب العزت کی قسم اسرافیل علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ اللہ جل مجدہ نے مجھ سے کہا: ''اے اسرافیل میری عزت وجلال کی قسم! میری عظمت و شوکت کی قسم! میری فیاضی و سخاوت کی

قسم! تم سب اس امر کے گواہ بن جاؤ کہ میں نے اسے بخش دیا ہے جو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو سورہ فاتحہ کے ساتھ ملا کر ایک بار پڑھے۔ میں نے اس کے اچھے اعمال کو شرفِ قبولیت بخشا اور اس کے برے اعمال کو نظرانداز کر دیا اور یہ کہ اس کی زبان کو آگ میں نہیں جلاؤں گا اور میں اسے عذاب قبر سے نجات دوں گا، اسے عذاب دوزخ سے بچا لوں گا، اسے عذاب قیامت سے محفوظ رکھوں گا اور آخرت کی عظیم ہولنا کی سے اپنی امان میں رکھوں گا اور وہ تمام انبیاء و رسل اور اولیاء وصوفیاء سے پہلے میری ملاقات سے مشرف ہوگا۔‘‘

## ٧. اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ

**عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِرْيَانِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَقْتِ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُظَفَّرِ الدَّاوُدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَمَوِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَرَبْرِيُّ حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ**

---

**٧:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٩، الرقم: ٧۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في قول الله تعالى: وهو الذي يبدأ الخلق، ٣/١١٦٦، الرقم:٣٠٢١، وفي كتاب التفسير، باب وقالوا اتخذ الله ولدا سبحانه، ٤/١٩٠٣، الرقم: ٤٦٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٧، الرقم: ٨٢٠٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٢٨، الرقم: ٨٤٨۔

يَشْتِمَنِي وَيُكَذِّبَنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ: إِنَّ لِي وَلَدًا وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ :لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي.

وَبِهَذَا الإِسْنَادِ إِلَى الْبُخَارِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ ﷻ: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِکَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِکَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: لَنْ يُعِيدَنِی كَمَا بَدَأَنِی وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ.

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آدم کی اولاد مجھے گالی دیتی ہے حالانکہ ایسا کرنا اس کے لیے مناسب نہیں ہے اور وہ مجھے جھٹلاتی ہے جبکہ اس کا بھی اسے حق نہیں پہنچتا۔ ان کا گالی دینا تو یہ ہے کہ میرے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں اور مجھے جھٹلانا یہ ہے جب وہ کہتی ہے وہ (اللہ تعالیٰ) مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسے کہ پہلے مجھے پیدا فرمایا تھا۔

''اور اسی سند سے بخاری میں مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بنی آدم نے مجھے جھٹلایا اور یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گالی دی جبکہ یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں۔ پس اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا جیسا کہ ہمیں پہلے پیدا کیا گیا حالانکہ دوسری دفعہ تخلیق پہلی دفعہ کی تخلیق سے مشکل نہیں۔ اور اس کا گالی دینا یہ

ہے جو وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا بھی ہے۔ حالانکہ میں اکیلا ہوں، بے نیاز ہوں، نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے مجھے جنا اور نہ کوئی میری برابری کرنے والا ہے۔‘‘

## ٨. اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوَّلِ بْنُ عِيْسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى الْمَلِيْحِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ، عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: ابْنَ آدَمَ، إِذَا ذَكَرْتَنِي شَكَرْتَنِي وَإِذَا نَسِيْتَنِي كَفَرْتَنِي.

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل مجدہ فرماتا ہے: اے فرزند آدم! جب تو مجھے یاد کرتا ہے تو (اس حالت میں تو) میرا شکر گزار ہوتا ہے اور جب تو مجھے بھلا دیتا ہے تو میری ناشکری کرتا ہے۔‘‘

---

٨: أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٠، الرقم: ٨۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الطبراني في المعجم الأوسط، ٢٠٠/٧، الرقم: ٧٢٦٥، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٣٣٨/٤، والديلمي في مسند الفردوس، ١٨١/٣، الرقم: ٤٤٩١، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٣٣٦/٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧٩/١٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٥٨/٢، الرقم: ٢٣١٤۔

## ٩.  اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الصَّدَفِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي الْوَقْتِ الْهَرَوِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُظَفَّرِ الدَّاوُدِيِّ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَمَوِيِّ، عَنِ الْفَرَبْرِيِّ، عَنِ الْبُخَارِيِّ، عَنِ الْيَمَانِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ ﷻ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْکَ وَقَالَ: يَدُ اللهِ مَلَأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو میری راہ میں مال خرچ کر میں تجھے مال دوں گا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں، رات دن کی عطا سے بھی خالی نہیں ہوتے۔ فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے جب سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا اور میزان

**٩:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٠، الرقم: ٩۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب قوله: وكان عرشه على الماء، ٤/١٧٢٤، الرقم: ٤٤٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف، ٢/٦٩١، الرقم: ٦٩٣، والمنذری في الترغيب والترهيب، ٢/٢٤، الرقم: ١٣٥٥۔

یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے جس کو چاہے گرائے اور جس کو چاہے اٹھائے۔‘‘

## ١٠. اَلْحَدِيْثُ الْعَاشِرُ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودُ عَبْدُ اللهِ بَدْرٌ الْحَبَشِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الْأَوَّلِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُؤَذِّنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَشْرَمٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر میں ہلتے ہیں۔‘‘

---

**١٠:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١١، الرقم: ١٠۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: لا تحرك به لسانك، ٦/٢٧٣٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل الذكر، ٢/١٢٤٦، الرقم: ٣٧٩٢، أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٤٠، الرقم: ١٠٩٨٩، والطبراني في مسند الشاميين، ١/٣٢٠، الرقم: ٥٦٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩١، الرقم: ٥٠٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٨٦، الرقم: ٤٥١١۔

## ١١. اَلْحَدِيْثُ الْحَادِي عَشَرَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّرِيْفُ أَبُوْ مُحَمَّدٍ يُوْنُس بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي الْوَقْتِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ مَكْحُوْلٍ الْبَيْرُوْنِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ غَالِبٍ وَابْنِ مُجَاهِدٍ وَالْمُغِيْرَةِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَبُّكُمْ ل: لَا أَجْمَعُ عَلَى عَبْدٍ خَوْفَيْنِ وَلَا أَجْمَعُ لَهُ أَمْنَيْنِ مَنْ خَافَنِي فِي الدُّنْيَا لَمْ يَخَفْ فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا لَمْ يَأْمَنْ فِي الْآخِرَةِ. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا مالک خدائے عظیم و برتر فرماتا ہے: میں اپنے بندہ پر دو خوف بیک وقت یکجا نہیں کروں گا، نہ اسے دو قسم کے فکر و خوف سے ایک ساتھ بے نیاز کروں گا۔ اگر میرا بندہ اس دنیا میں میرا خوف رکھے گا تو عالم آخرت میں اس پر کوئی خوف طاری نہیں ہو گا؛ اگر وہ اس دنیا میں میرے خوف سے بے نیاز ہوگا تو دوسرے عالم میں وہ حزن و خوف سے

**١١:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١١، الرقم: ١١۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** ابن حبان في الصحيح، ٤٠٦/٢، الرقم: ٦٤٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٨٢/١، الرقم: ٧٧٧، وابن المبارك في الزهد، ٥٠/١، الرقم: ١٥٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٠٨/١٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٣١/٤، الرقم: ٥١١٠۔

محفوظ نہیں ہوگا۔‘‘

## ۱۲. اَلْحَدِيْثُ الثَّانِي عَشَرَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الصَّدَفِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُبَابِ، عَنْ زَاهِرِ بْنِ طَاهِرٍ النَّيْسَابُوْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَنْجَرُودِيِّ، عَنِ الْحَاكِمِ أَبِي أَحْمَدَ مُحَمَّدٍ الْحَافِظِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **يَقُوْلُ اللهُ ﷻ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي.** رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری جلال ذات سے نسبت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سائے میں رکھوں گا، میرے سایہ کے

**۱۲:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ۱۲، الرقم: ۱۲۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب في فضل الحب في الله، ۴/۱۹۸۸، الرقم: ۲۵۶۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۳۷، الرقم: ۷۲۳۰، وابن حبان في الصحيح، ۲/۳۳۴، الرقم: ۵۷۴، والدارمی في السنن، ۲/۴۰۳، الرقم: ۲۷۵۷، والبيهقی في السنن الكبرى، ۱۰/۲۳۲، الرقم: ۲۰۸۵۶، والبيهقی في شعب الإيمان، ۶/ ۴۸۲، الرقم: ۸۹۸۹۔

علاوہ آج کسی کا سایہ نہیں ہے۔‘‘

## ١٣. اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ عَشَرَ

**عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْفِرْيَانِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُوالْوَقْتِ بْنِ عِيْسَي، حَدَّثنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْإِسْمَاعِيْلِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِي نُعَيْمِ بْنِ دُكَيْنٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : قَالَ اللهُ ﷻ: أَنَّا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا دَعَانِي. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.**

*’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ اور جس وقت وہ میرا ذکر کرتا*

**١٣:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٢، الرقم: ١٣۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى ويحذركم الله نفسه، ٦/٢٦٩٤، الرقم: ٦٩٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في حسن الظن بالله، ٥/٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٠، الرقم: ١٠٢٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/٩٣، الرقم: ٨١١۔

ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔‘‘

# ١٤. اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعُ عَشَرَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَعَافِرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ شُرَيْحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّعَيْنِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَنْظُورٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَكِّيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ وَالْحَمَوِيُّ وَالْمُسْتَمْلِي، عَنِ الْفَرَبْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبُخَارِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه يَرْفَعُهُ إِنَّ اللهَ يَقُولُ: لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ أَنَّ لَکَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَقَدْ سَأَلْتُکَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لاَ تُشْرِکَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْکَ. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

**١٤:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٣، الرقم: ١٤۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب خلق آدم وذريته، ١٢١٣/٣، الرقم: ٣١٥٦، وكتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ٢٣٩٩/٥، الرقم: ٦١٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب طلب الكافر الفداء بملء الأرض ذهبا، ٢١٦٠/٤، الرقم: ٢٨٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٢٩/٣، الرقم: ١٢٣٣٤، وأبو يعلى في المسند، ١٩٩/٧، الرقم: ٤١٨٦۔

''حضرت انس ﷺ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے جس کو سب سے کم عذاب دیا جارہا ہوگا، فرمائے گا: اگر تجھے دنیا کا سارا ساز و سامان دے دیا جائے، تو کیا تو عذاب سے بچنے کے لیے انہیں فدیہ میں دے دے گا؟ وہ دوزخی جواب دے گا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت تھوڑا مطالبہ کیا تھا جب تو آدم کی پشت میں تھا کہ ''میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا'' لیکن تو شرک پر ہی ڈٹا رہا۔''

## ١٥. اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ عَشَرَ

**عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الصَّدَفِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَقْتِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْهَرَوِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الزَّاهِدِ، عَنْ أَبِي حَامِدٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّرْقِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ حَفْصٍ، عَنْ إِبْراهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَعْنِي قَالَ اللهُ ﷻ: اَلْكِبْرِيَاءُ**

---

**١٥:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٣، الرقم: ١٥۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** أبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب ما جاء في الكبر، ٤/٥٩، الرقم: ٤٠٩٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب البراءة من الكبر والتواضع، ٢/١٣٩٧، الرقم: ٤١٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٦، الرقم: ٨٨٨١، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٥،الرقم: ٣٢٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٢٨١، الرقم:٨١٥٨، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ٣/٣٥٣،الرقم: ٤٤٠١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَدْخَلْتُهُ النَّارَ.

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری چادر اور عظمت میری ازار ہے، جو ان دونوں میں سے کوئی چیز بھی مجھ سے چھینے گا اسے میں جہنم میں ڈال دوں گا۔''

## ١٦. اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ عَشَرَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ، بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ فَتْحٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عِيْسَي، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ: يَعْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ

---

**١٦:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٤، الرقم: ١٦۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البخاري فی الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة، ٦/٢٧٠٧، الرقم: ٧٠٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، ١/١٧٠، الرقم:١٨٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٩٤، الرقم:١١٩١٧، والمنذری في الترغيب والترهيب، ٤/٢٢٣۔

وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهَرُ الْحَيَاةِ ...... الْحديث.

وَفِيهِ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَأَيْتُمُوهُ فَهُوَ لَكُم فَيَقُولُوْنَ: رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُولُ: لَكُمْ عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيَقُولُوْنَ: يَا رَبَّنَا، أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيَقُولُ: رِضَائِي فَلاَ أَسْخَطُ عَلَيْكُم أَبَدًا. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: فرشتے، انبیاء اور تمام مومنین شفاعت کر کے فارغ ہو گئے، اب (گنہگاروں کے لیے) سوائے أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْن کے کوئی باقی نہیں رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر دوزخ میں سے ان لوگوں کو نکال لے گا جنہوں نے اصلاً کوئی نیکی نہیں کی ہوگی اور وہ لوگ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے دروازہ پر آب حیات کی نہر میں ڈال دے گا۔ اس حدیث میں آگے بیان ہے۔

’’پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ اور جس چیز کو تم دیکھو گے وہ تمہاری ہو جائے گی۔ وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے ہم کو وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو تمام جہانوں میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے پاس تمہارے لیے اس سے افضل چیز ہے۔ وہ لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! وہ کیا چیز ہے! جو اس سے بھی افضل ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری رضا ہے اب میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔‘‘

## ١٧. اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ عَشَرَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ الشَّرِيفُ، حَدَّثَنا أَبُو الْوَقْتِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى الْمَلِيحِيُّ، حَدَّثَنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى الْحُسَيْنُ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْكَرَابِيْسِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَشْرَسَ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ جِبْرِيْلَ، عَنِ اللهِ ﷻ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ هَذَا دِينٌ ارْتَضَيْتُهُ لِنَفْسِي لَنْ يُصْلِحَهُ إِلَّا السَّخَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ فَأَكْرِمُوْهُ بِهِمَا مَا صَحِبْتُمُوهُ.

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں نے یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی انہوں نے جبرائیل علیہ السلام سے اور جبرائیل نے اللہ رب العزت سے سنی: اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: اس دین کو میں نے اپنے لیے منتخب کیا ہے۔ دریا دلی اور حسن خلق ہی اس کے شایانِ شان صفات ہیں۔ تم اس دین کے پیروکار اور دوست ہو تو ان دونوں صفات کے ذریعے اس کی عزت افزائی کرو۔‘‘

**١٧:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٤، الرقم: ١٧۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٧٥/٨، الرقم: ٨٩٢٠، والبيهقى في شعب الإيمان، ٤٣٢/٧، الرقم: ١٠٨٦٤، والقضاعى في مسند الشهاب، ٣٢٩/٢، الرقم: ١٤٦١، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ٢٧٣/٣، الرقم: ٤٠١٨۔

## ١٨. اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ عَشَرَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الطَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْجُلُوْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُوْنَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى ل: تُرِيْدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ﷻ ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾. (يونس، ١٠: ٢٦).رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تمام جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: کیا تمہاری

---

**١٨:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٥، الرقم: ١٨۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه وتعالى، ١/١٦٣، الرقم:١٨١، والترمذي في السنن، كتاب التفسير، باب ومن سورة يونس، ٥/٢٨٦، الرقم: ٣١٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٢، الرقم:١٨٩٥٥، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ٤/٣٠٩، الرقم: ٥٧٤٤۔

کوئی ایسی خواہش ہے جس کو میں پورا کروں؟ جنتی عرض کریں گے: اے بار الٰہ کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے، کیا تو نے ہم کو جنت عطا نہیں کی، کیا تو نے ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی؟ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر اﷲ تعالیٰ حجاب اٹھا دے گا (اور جنتی اﷲ تعالیٰ کی ذات کا دیدار کر لیں گے)۔ پس ان کو اس دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی ہو گی۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ایسے لوگوں کے لیے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے بلکہ (اس پر) اضافہ بھی ہے۔''

## ١٩. اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ عَشَرَ

**عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الصَّدَفِيُّ حَدَّثَنَا الشَّرِيْفُ يُوْنُسُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوَّلِ بْنُ عِيْسَي الْهَرَوِيُّ، عَنِ ابْنِ الْمُظَفَّرِ الدَّاوُدِيُّ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَمَوِيِّ، عَنِ الْفَرَبْرِيِّ، حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُولُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا آدَمُ، يَقُولُ: لَبَّيْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْکَ فَيُنَادَى بِصَوْتٍ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُکَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ قَالَ: يَارَبِّ، وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ کُلِّ أَلْفٍ وَأَرَاهُ قَالَ: تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ**

**١٩:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٥، الرقم: ١٩۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب تفسير سورة الحج، ٤/١٧٦٧، الرقم: ٤٤٦٤، وأبو عوانه في المسند، ١/٩٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٦٦، الرقم: ١٢٠٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٧٠۔

فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ ﴿ وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيْدٌ﴾ (الحج، ۲۲ : ۲). فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعُونَ وَمِنْكُم وَاحِدٌ ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ: ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ: شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! وہ عرض کریں گے: اے رب! میں تیری بارگاہ میں حاضر اور حکم ماننے کے لئے تیار ہوں۔ پس ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے ایک گروہ جہنم کے لئے نکالو، وہ عرض کریں گے کہ اے رب! جہنم کے گروہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے،اور میرا خیال ہے کہ فرمایا: نو سو ننانوے کو۔ پس اس وقت حاملہ کا حمل گر جائے گا اور بچے بوڑھے ہوجائیں گے۔﴿ اور (اے دیکھنے والے!) تو لوگوں کو نشہ (کی حالت) میں دیکھے گا حالاں کہ وہ (فی الحقیقت) نشہ میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب (ہی اتنا) سخت ہوگا (کہ ہر شخص حواس باختہ ہو جائے گا)﴾ صحابۂ کرام کو اس کا بڑا صدمہ ہوا اور ان کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : کہ نو سو ننانوے یاجوج وماجوج سے ہوں گے اور ایک (جہنم میں جانے والا) تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں اس طرح ہوگے جیسے سفید بیل کے پہلو میں کالا بال یا کالے بیل کے پہلو میں سفید بال ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں چوتھائی ہوگے۔ پس ہم نے (خوشی میں) نعرہ

تکبیر بلند کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کا تہائی حصہ۔ ہم نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کے نصف۔ ہم نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا۔‘‘

## ٢٠. اَلْحَدِيْثُ الْعِشْرُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْفِرْيَانِيُّ اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَقْتِ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُحَمَّدِيِّ بْنِ عَلِيِّ الْعَلَوِيِّ، عَنْ دِينَارِ بْنِ بَنَّانٍ الْجَوْهَرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَرِيرٍ الصُّورِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الإِسْكَنْدَرَانِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوْحَى اللهُ ﷻ إِلَى مُوسَى إِنَّكَ لَنْ تَتَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الرِّضَا بِقَضَائِي وَلَمْ تَعْمَلْ عَمَلاً أَحْفَظَ لِحَسَنَاتِكَ مِنَ النَّظَرِ فِي أُمُورِكَ يَا مُوسَى، لَا تَتَضَرَّعْ إِلَى أَهْلِ الدُّنْيَا فَأَسْخَطَ عَلَيْكَ وَلَا تَجُدْ بِدِينِكَ لِدُنْيَا فَأُغْلِقَ عَلَيْكَ أَبْوَابَ رَحْمَتِي. يَا مُوسَى، قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ التَّائِبِينَ: أَبْشِرُوا؛ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ الْمُخْبِتِينَ: أَخْبِتُوا أَوْ أَحْسِنُوا

---

**٢٠:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٦، الرقم: ٢٠۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** أبو نعيم الأصبهاني في حيلة الأوليا، ٥/٤٥، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/١٤٣، الرقم:٥٠٩۔

(قَالَ الشَّيْخُ: الشَّکُّ مِنِّي). رَوَاهُ فِي الْمِشْکَاةِ.

''حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ جل مجدہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔ ''میری قربت حاصل کرنے کا تمہارے لئے اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں کہ جو مجھے زیادہ محبوب ہے وہ یہ کہ تم میرے فیصلوں سے مطمئن ہو جاؤ اور تمہارا اپنے معاملات پر نگاہ رکھنے سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں جو تمہاری نیکیوں کا محافظ ہو۔

''اے موسیٰ! اس دنیا کے لوگوں کے آگے عاجزی و انکسار نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تم سے ناراض ہوجاؤں۔ اور دنیا کو اپنے دین پر ترجیح نہ دو کہیں میں تم پر اپنی رحمت کے دروازے بند نہ کر دوں۔

''اے موسیٰ! ان مومنین سے کہہ دیں جو ندامت سے میرے آگے تائب ہو جائیں کہ ''خوش ہو جاؤ'' اور عاجز مومنین سے کہہ دیں عاجزی قائم رکھو یا یہ کہ نیکی کرو۔

''شیخ اکبر کہتے ہیں: اس میں مجھے شک ہے کہ لفظ أخبتوا فرمایا ہے یا أحسنوا۔''

## ٢١. اَلْحَدِيْثُ الْحَادِي وَالْعِشْرُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودُ عَبْدُ اللهِ بَدْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

**٢١:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٧، الرقم: ٢١۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الترمذی في السنن، كتاب التفسير، باب ومن سورة الواقعة، ٥/٤٠٠، الرقم: ٣٢٩٢، وابن ماجة في السنن، كتاب الزهد، باب صفة القيامة، ٢/١٤٤٧، الرقم: ٤٣٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٦٦، الرقم: ١٠٠١٨، والدارمي في السنن، ٢/٤٣٢، الرقم:٢٨٢٨۔

الْحَبَشِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوالْوَقْتِ السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا الدَّاوُدِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَمَوِيُّ حَدَّثَنَا الْفَرَبْرِيُّ، حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ ﷻ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔‘‘

## ٢٢. اَلْحَدِيْثُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الصَّدَفِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَقْتِ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى الْمَلِيْحِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ الْهَرَوِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الصُّوْفِيِّ الْحَسَنِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكَرْخِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِيْهِ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ

**٢٢:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٧، الرقم: ٢٢۔

بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ ﷻ: مَنْ رَجَا غَيْرِي لَمْ يَعْرِفْنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي لَمْ يَعْبُدْنِي وَمَنْ لَمْ يَعْبُدْنِي فَقَدِ اسْتَوْجَبَ سَخَطِي وَمَنْ خَافَ غَيْرِي حَلَّتْ بِهِ نِقَمِي.

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت علی ابن طالب ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ جل مجدہ ارشاد فرماتا ہے: جس نے میرے علاوہ کسی سے امید رکھی اس نے مجھے نہ پہچانا اور جس نے مجھے نہ پہچانا اس نے میری عبادت نہ کی اور جس نے میری عبادت نہ کی اس کے لیے میری ناراضگی لازم ہوگئی اور جس نے میرے علاوہ کسی اور کا خوف رکھا اس پر میرا قہر آئے گا۔‘‘

# ٢٣. اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ السِّلَفِيُّ، عَنِ الطَّبَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْغَافِرِ الْفَارِسِيِّ، عَنِ الْجُلُودِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ

**٢٣:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٨، الرقم: ٢٣۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: وجوه يومئذ ناضرة، ٦/٢٧٠٥، الرقم: ٧٠٠٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، ١/١٦٦، الرقم:١٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٣، الرقم: ٧٩١٤، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٤٠٩، الرقم: ٢٠٨٥٦، وأبو عوانة في المسند، ١/١٤٠، الرقم: ٢٥٤٧۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَدِيثِ – فَرَاغِ اللهِ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ – فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولاً الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ، اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللهَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لاَ أَسْأَلُ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ ﷻ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاء فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللهُ ﷻ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ لاَ تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُكَ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ. فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ يَدْعُواللهَ ﷻ حَتَّى يَقُوْلَ لَهُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لاَ وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرَكَ! فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ، لاَ أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ وَلَا يَزالُ يَدْعُو اللهَ

ﷻ حَتَّى يَضْحَکَ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَى مِنْهُ فَإِذَا ضَحِکَ اللهُ مِنْهُ قَالَ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللهُ تَعَالَى: تَمَنَّهُ فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللهَ ﷻ لَيُذَكِّرُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ ﷻ: ذَلِکَ لَکَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہونے والی حدیث میں فرمایا کہ صرف ایک آدمی باقی رہ جائے گا۔ اُس کا منہ جہنم کی طرف ہو گا۔ وہ جنت میں جانے کے لحاظ سے آخری ہو گا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو نے مجھے تڑپا رکھا ہے اور اس کی تپش نے مجھے جھلس دیا ہے۔ پس جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ دعا کرتا رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر تجھے یہ چیز عطا فرما دی جائے تو اس کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ وہ عہد و پیمان باندھتے ہوئے عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم، میں اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو جہنم کی طرف سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا اور اُسے دیکھے گا تو اُتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر عرض کرے گا اے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہم سے یہ پکا عہد و پیاں نہیں کیا تھا کہ اب اِس کے سوا کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا؟ وہ عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا۔ اور جو چاہے گا اللہ سے عہد و پیاں کرے گا۔ پس اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا۔ پس جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو جنت اسے نعمتوں سے بھری نظر آئے گی اور وہ اُس کے اندر آسائش و مسرت دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ چاہے گا۔ اور پھر عرض کرے گا: اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہمارے ساتھ یہ پکا عہد و پیمان

نہیں کیا ہے کہ جو کچھ تجھے دیا گیا اُس کے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا (پھر فرمائے گا) اے کہ ابن آدم تجھ پر افسوس ہے، تو کتنا عہد شکن ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں رہنا چاہتا۔ جب وہ برابر دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا، جب وہ اُس کی بات پر ہنسے گا تو فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کچھ اور آرزو کر۔ پس وہ اپنے رب سے تمنا کرتا جائے گا یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ اسے یاد دلاتا جائے گا کہ فلاں اور فلاں۔ آخر کار اُس کی تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور بھی ہے اس کے ساتھ۔‘‘

## ٢٤. اَلْحَدِيثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

**عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْفَتْحِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِيءِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَنَالَ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي عِيسَى التِّرْمِذِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي**

---

**٢٤:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ١٩، الرقم: ٢٤۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الترمذي في السنن، كتاب التفسير، باب ومن سورة المعوذتين، ٤٥٣/٥، الرقم: ٣٣٦٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦٣/٦، الرقم: ١٠٠٤٦، والحاكم في المستدرك، ١٣٢/١، الرقم: ٢١٤، وابن حبان في الصحيح، ٤١/١٤، الرقم: ٦١٦٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٤٧/١٠، الرقم: ٢٠٣٠٧۔

سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ص، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِإِذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ يَا آدَمُ، اذْهَبْ إِلَى أُوْلَئِكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَإٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، قَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللهُ لَهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ: اخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ قَالَ: اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ قَالَ: أَيْ رَبِّ، مَا هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ. فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمْرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَؤُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ قَالَ: يَا رَبِّ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمْرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً، قَالَ يَا رَبِّ، زِدْ فِي عُمْرِهِ قَالَ: ذَلِكَ الَّذِى كَتَبْتُ لَهُ قَالَ: أَيْ رَبِّ، فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِي سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ: أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ: ثُمَّ أُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ قَالَ: فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ: بَلَى وَلَكِنْ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ عليه السلام فَمِنْ يَوْمِئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو ان کو چھینک آئی انہوں نے اس کے حکم سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا اور ان کے رب نے فرمایا: یَرْحَمُکَ اللهُ۔ پھر

فرمایا: اے آدم! تم ان فرشتوں کی طرف جاؤ، وہاں فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے۔ انہیں کہو: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ فرشتوں نے کہا: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ۔ پھر وہ اپنے رب کے پاس آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کا باہمی سلام ہے۔ پھر فرمایا: ان دونوں ہاتھوں میں سے جو چاہو اختیار کرلو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھ بند کر رکھے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں نے رب تعالیٰ کا داہنا ہاتھ اختیار کیا اور اس کے دونوں ہاتھ بابرکت ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہاتھ کھولا تو اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد موجود تھی۔ عرض کیا: اے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد ہے۔ آپ نے دیکھا کہ تمام انسانوں کی آنکھوں کے درمیان اس کی عمر تحریر ہے۔ ان میں ایک شخص سب سے زیادہ روشن ہے۔ عرض کیا: یا رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ اور میں نے اس کی چالیس سال عمر لکھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! اس کی عمر بڑھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے لیے یہی عمر لکھی ہے۔ عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نے اپنی عمر سے ساٹھ سال انہیں دے دیئے۔ فرمایا: تمہارا اور ان کا معاملہ ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ جنت میں رہے پھر وہاں سے اتارے گئے۔ آپ اپنی عمر کو شمار کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر آپ کے پاس موت کا فرشتہ آیا، آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم نے جلدی کی میری عمر ہزار سال مقدر ہے فرشتے نے عرض کیا: ٹھیک لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ پس آدم علیہ السلام نے تسلیم نہ کیا اور ان کی اولاد نے بھی انکار کیا حضرت آدم علیہ السلام بھول گئے اور آپ کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پس اسی دن سے لکھنے اور گواہوں کا حکم ہوا۔‘‘

## ٢٥. اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودُ عَبْدُ اللهِ بَدْرٌ الْحَبَشِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ القَاسِمِ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَزَاحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سَوْرَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ: بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا: يَا رَبِّ، هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَلْحَدِيْدُ، فَقَالُوْا: يَارَبِّ، هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَلنَّارُ، فَقَالُوا: يَا رَبِّ، فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَلرِّيْحُ، فَقَالُ: يَارَبِّ، فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ابْنُ آدَمَ، تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ.

**٢٥:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٠، الرقم: ٢٥۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة المعوذتين، ٥/٤٥٤، الرقم:٣٣٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٤، الرقم: ١٢٢٧٥، وأبو يعلى في المسند ٧/٢٨٦، الرقم:٤٣١٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٥۔

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا فرمائی تو وہ حرکت کرنے لگی، تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا فرمائے اور زمین کو حکم دیا کہ وہ ان کے ذریعے استقرار پکڑے پس وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت اور قوت پر تعجب ہوا انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں لوہا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رب! تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں آگ ہے۔ انہوں نے پھر پوچھا: اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں پانی ہے۔ فرشتوں نے پھر عرض کیا: اے رب! تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا ’’ہاں ہوا ہے۔‘‘ فرشتوں نے پھر پوچھا: کیا تیری مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ تو اﷲ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں انسان ہے جو اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔‘‘

## ٢٦. اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ

**٢٦:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢١، الرقم: ٢٦۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب الصراط جسر الجهنم، ٥/٢٤٠٣، الرقم: ٦٢٠٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، ١/١٦٤، الرقم: ١٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٣، الرقم: ٧٩١٤، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٥٠، الرقم: ٧٤٢٩، وأبو عوانة في المسند، ١/١٣٩، الرقم: ٤١٩، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٤٠٨، الرقم:٢٠٨٥٦۔

الْفِرْيَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْحَقِّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعَيْنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ فَتْحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا أَحمدُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ ، حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يعقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَعْنِي فِي يَوْمِ الْحَشْرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَفِيهِ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَى فِي صُوْرَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُوْلُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللهِ مِنکَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا ﷻ فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَى فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ ...... الحديث. وَفِيهِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ. وَنَصَّ الْحَدِيْثَ بِطُولِهِ. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حشر کے دن کا واقعہ بیان فرماتے ہیں: یہ امت اس طرح ہوگی کہ اس میں مومن اور منافق دونوں ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کے سامنے کسی ایسی صورت میں جلوہ گر ہو گا جس کا انہیں عرفان نہ ہوگا اور فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ میری امت کہے گی: ہم تم سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ ہم اس جگہ ٹھہریں گے یہاں تک کہ ہمارا رب جلوہ گر ہو اور ہم اس کو پہچان لیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں جلوہ گر ہو گا جس کا انہیں عرفان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ تو میری امت عرض کرے گی: ہاں تو واقعی ہمارا رب

ہے۔ پھر وہ اپنے رب کے جلوہ کے پیچھے چل پڑیں گے۔ پھر دوزخ کی پشت پر پل صراط بچھایا جائے گا۔ (اسی طرح آگے حدیث میں ہے:) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو شخص جس کی عبادت کیا کرتا تھا آج اسی کے پیچھے جائے۔‘‘

## ٢٧. اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

**عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنُ الْعَرَبِيِّ الْمَعَافِرِيُّ، يُوْنُسُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَقْتِ السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَسْنَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ جَرِيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ ﷻ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا**

---

**٢٧:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٢، الرقم: ٢٧۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى ويحذركم الله نفسه، ٦/٢٦٩٤، الرقم: ٦٩٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في حسن الظن بالله، ٥/٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٠، الرقم: ١٠٢٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/٩٣، الرقم: ٨١١۔

تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ میرے بارے جیسا گمان رکھتا ہے میں اُس گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرے تو میں تنہا اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ میرے پاس چل کر آئے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔''

## ٢٨. اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ سَهْلٍ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ التِّرْيَاقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى التِّرمِذِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

---

**٢٨:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٢، الرقم: ٢٨۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار، ٥/٥٤٨، الرقم: ٣٥٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٧٢، الرقم: ٢١٥١٠، والدارمي في السنن، ٢/٤١٤، الرقم: ٢٧٨٨، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/١٩٥، الرقم: ٢٠٣٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٩، الرقم: ١٢٣٤٦، وفي المعجم الأوسط، ٢/٨٢، الرقم: ٨٢٠۔

إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ قَائِدٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللهُ ﷻ: يَا ابْنَ آدَمَ ، إِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ عَلَى مَا كَانَ فِيْکَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّکَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لاَ تُشْرِکُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور امید رکھتا رہے گا میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنے ہی گناہ ہوں۔ اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں پھر تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں اے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے لیکن تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھے ان (گناہوں) کے برابر مغفرت عطا کروں گا۔''

## ٢٩. اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ

**٢٩:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٣، الرقم: ٢٩ـ

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب يستقبل الإمام الناس إذا سلم، ١/ ٢٩٠، الرقم: ٨١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان كفرمن قال مطرنا بالنوء، ١/ ٨٣ ، الرقم: ٧١، وأبو داؤد في ـــ

الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ الطَّبَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْغَافِرِ الْفَارِسِيِّ، عَنِ الْجُلُودِيِّ، عَنِ ابْنِ سُفْيَانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ يَحْيَي بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ، قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، اس وقت رات کی بارش کا اثر باقی تھا۔ نماز سے فارغ ہوکر آپ حاضرین کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میرے بندوں سے بعض کی صبح ایمان پر اور بعض کی صبح کفر پر ہوئی ہے۔ پس جس شخص نے کہا: ’’ہم پر خدا کے فضل و کرم سے بارش ہوئی‘‘ اس نے مجھ پر ایمان رکھا اور ستاروں کا کفر کیا اور جس نے کہا فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی

.......... السنن، كتاب الطب، باب في النجوم، ٤/١٦، الرقم: ٣٩٠٦، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٥٦٢، الرقم: ١٨٣٣، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٥٠٣، الرقم: ٦١٣٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٨٨، الرقم: ٢٨٥٣، وأبو عوانة في المسند، ١/٢٦۔

اس نے میرا کفر کیا اور ستاروں پر ایمان رکھا۔‘‘

## ٣٠. اَلْحَدِيْثُ الثَّلَاثُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزَّكِيُّ بْنُ بَكْرٍ الْعِرَاقِيُّ، عَنْ أَبِي الْفَتْحِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ الْمُقْرِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حَسْنَوَيْهِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ وَأَبِي كَامِلٍ الْحَجْدَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَإِذَا قَالَ يَعْنِي الإِمَامَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اَللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ......الحديث. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم

**٣٠:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٤، الرقم: ٣٠۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، ١/٣٠٣، الرقم: ٤٠٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب التشهد، ١/٢٥٥، الرقم: ٩٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٢٢٢،الرقم: ٦٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٠٩، الرقم: ١٩٦٨٠، وابن حبان في الصحيح، ٥/٥٤١، الرقم: ٢١٦٧، والدارمي في السنن، ١/٣٦٣، الرقم: ١٣٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤١، الرقم: ٢٦٥٢، وأبو عوانة في المسند،٢/١٢٨۔

ﷺ نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا قول سنتا ہے بے شک اپنے نبی ﷺ کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه جاری کر دیا ہے۔‘‘

## ٣١. اَلْحَدِيْثُ الْحَادِي وَالثَّلَاثُوْنَ

**عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ مُحَمَّدٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْفَارِسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ فَتْحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عِيْسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أحمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللهُ ﷻ:**

---

**٣١:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٤، الرقم: ٣١۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، ٢٦٩/١، الرقم: ٣٩٥، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب من ترك القراء ة في صلاته بفاتحة الكتاب ٢١٦/١، الرقم: ٨٢١، وابن ماجه في السنن، كتاب الأداب، باب ثواب القرآن، ١٢٤٣/٢، الرقم: ٣٧٨٤، والنسائي في السنن الكبرى، ١١/٥، الرقم: ٨٠١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨٥/٢، الرقم: ٧٨٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٨٤/٥، الرقم: ١٧٨٤، والدارقطني في السنن، ٣١٢/١، الرقم: ٣٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٩/٢، الرقم: ٢١٩٨، وأبو عوانة في المسند،١٢٦/٢۔

قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالِمِينَ﴾. قَالَ اللهُ ﷻ: حَمِدَنِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾. قَالَ اللهُ ﷻ: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً: فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاکَ نَعْبُدُ وَإِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ﴾ قَالَ: هَذَا بَيْنِى وَبَيْنَ عَبْدِى وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِم غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْنَ﴾ قَالَ: هَذَا لِعَبْدِى وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ فرماتا ہے: میں نے نماز (سورۃ فاتحہ) کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا۔ جب بندہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالِمِينَ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد کی۔ جب وہ ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ کہتا ہے تو للہ ﷻ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی۔ جب وہ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری تعظیم کی۔ اور ایک بار فرمایا: میرے بندے نے (اپنا معاملہ) میرے سپرد کر دیا۔ اور جب وہ ﴿إِيَّاکَ نَعْبُدُ وَإِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا اور جب وہ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِم غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْنَ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا۔‘‘

## ٣٢. اَلْحَدِيْثُ الثَّانِي وَالثَّلاثُونَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنُ الْعَرَبِيِّ الْمَعَافِرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ عُرِفَ بِابْنِ سُكَيْنَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ إِجَازَةً، عَنْ عَبْدِ الْمُنْعِمِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْقُشَيْرِيِّ، عَنِ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، يَقُوْلُ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْإِخْلَاصِ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ سَعِيْدٍ وَأَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَأَلْتُهُمَا، عَنِ الإِخْلَاصِ قَالَ: سَمِعْنَا عَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ الشَّقِيقِيَّ وَسَأَلْنَاهُ عَنِ الإِخْلَاصِ فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ الْخَصَّافَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الإِخْلَاصِ فَقَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الإِخْلَاصِ مَا هُوَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا يَعْقُوبَ الشَّرَائِطِيَّ عَنِ الإِخْلَاصِ مَا هُوَ قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ غَسَّانَ، عَنِ الإِخْلَاصِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زَيْدٍ، عَنِ الإِخْلَاصِ مَا هُوَ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الإِخْلَاصِ مَا هُوَ قَالَ: سَأَلْتُ حُذَيْفَةَ عَنِ الإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ عَنِ الإِخْلَاصِ مَا هُوَ قَالَ: سِرٌّ مِنْ سِرِّي اسْتَوْدَعْتُهُ قَلْبَ مَنْ أَحْبَبْتُ مِنْ عِبَادِي.

**٣٢:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٥، الرقم: ٣٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي فى الفردوس بمأثور الخطاب، ٣/١٨٧، الرقم:٤٥١٣، والعسقلانى في فتح البارى، ٤/١٠٩، والزرقاني في شرح الموطا، ٢/٢٦٧۔

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت حسن کہتے ہیں جب میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اخلاص کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اخلاص کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جرائیل علیہ السلام سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: میں نے اخلاص کے بارے میں اللہ رب العزت سے سوال کیا تو اس نے جواب دیا: یہ میرے رازوں میں سے ایک راز ہے جو میں اس شخص کے سپرد کرتا ہوں جسے میں اپنے بندوں میں محبوب رکھتا ہوں۔‘‘

## ٣٣. اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدُ عَبْدُ اللهِ بَدْرٌ الْحَبَشِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْفَارِسِيِّ، عَنِ الْمَيَّانِشِيِّ، عَنْ أَبِي الْفَتْحِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ سَهْلٍ الْهَرَوِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي عِيْسَى التِّرْمِذِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَنِيْعٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوْقٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ

**٣٣:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٦، الرقم: ٣٣۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الحب في الله، ٥٩٧/٤، الرقم: ٢٣٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٣٩/٥، الرقم: ٢٢١٣٣، وابن حبان في الصحيح، ٣٣٨/٢، الرقم: ٥٧٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١١/٤، الرقم: ٤٥٧٦۔

مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ ﷻ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ.

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے ان لوگوں پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔''

## ٣٤. اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ السِّلَفِيُّ، عَنْ أَبِي الْفَتْحِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَنَالَ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي عِيْسَى بْنِ سَوْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي ظِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: إِذَا أَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْ عَبْدِي فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِي إِلَّا الْجَنَّةُ. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

**٣٤:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٦، الرقم: ٣٤

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في ذهاب البصر، ٤/٦٠٢، الرقم: ٢٤٠٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٥٤، الرقم: ٥٢٤٨۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں دنیا میں کسی بندے کی آنکھیں لے لیتا ہوں تو میرے نزدیک اس کا بدلہ صرف جنت ہے۔‘‘

## ٣٥. اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدُ عَبْدُ اللهِ بَدْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَبَشِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَاسِمٍ عَنِ الْمَيَّانِشِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَهْلٍ الْهَرَوِيِّ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي عِيْسَى التِّرْمِذِيِّ، عَنْ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّيْنِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللهُ: أَبِي يَغْتَرُّوْنَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِؤُوْنَ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

**٣٥:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٧، الرقم: ٣٥۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الترمذي في الصحيح، كتاب الزهد، باب ما جاء في ذهاب البصر، ٤/٦٠٤، الرقم: ٢٤٠٤، وإبن أبي شيبة في المصنف ٧/٢٣٥، الرقم: ٣٥٦٢٤، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/٥٠١، الرقم: ٨٩١٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣١٤، الرقم:١٩١٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٢، الرقم: ٤١، ۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے، جو دھوکہ و فریب کے ساتھ دین کے ذریعے دنیا کمائیں گے لوگوں کو نرمی دکھانے کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا تم میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو؟ مجھے اپنی ہی قسم! میں ان لوگوں پر ان ہی میں سے ضرور فتنہ بھیجوں گا جو ان میں سے بردبار لوگوں کو بھی حیران و پریشان کر دے گا‘‘

## ٣٦. اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْفَتْحِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَنَالَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي عِيْسَى التِّرْمِذِيِّ، عَنْ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ ص، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ فَيَقُوْلُ اللهُ: أَعْطَيْتُکَ وَخَوَّلْتُکَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْکَ فَمَاذَا صَنَعْتَ؟ فَيَقُوْلُ: جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِکَ بِهِ فَيَقُوْلُ: أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّ، جَمَعْتُهُ وَ ثَمَّرْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ

**٣٦:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٧، الرقم: ٣٦۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، ٤/٦١٨، الرقم: ٢٤٢٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٤٤، الرقم: ٢٦٥٦، وابن المبارك في الزهد، ١/١١٧، الرقم: ٣٩٤۔

فَارْجِعْنِي آتِکَ بِهِ فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضَى بِهِ إِلَى النَّارِ.

رَوَاهُ فِي الْمِشْکَاةِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن انسان کو اس طرح لایا جائے گا گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے کھڑا کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے (سب کچھ) دیا اور اختیار عطا فرمایا اور (طرح طرح کے) تجھ پر انعام کئے۔ تو نے کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے اسے جمع کیا اور پہلے سے زیادہ مال میں اضافہ کیا۔ پس تو مجھے واپس (دنیا میں) بھیج دے تا کہ میں وہ سب کچھ لے آؤں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے یہ بتا کہ تو نے آگے کیا (عمل) بھیجا؟ وہ پھر کہے گا: میں نے جمع کیا اور اتنا بڑھایا کہ پہلے سے زیادہ ہوگیا۔ اے اللہ! تو مجھے واپس بھیج تا کہ میں وہ سب کچھ لے آؤں۔ پس اگر اس بندے نے نیکی آگے نہ بھیجی ہوگی تو اسے دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔‘‘

## ٣٧. اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدُ عَبْدُ اللهِ بَدْرٌ الْحَبَشِيُّ،

**٣٧:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٨، الرقم: ٣٧۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب ذرّيّة من حملنا مع نوح إنه كان عبداً شكوراً، ٤/ ١٧٤٥-١٧٤٧، الرقم: ٤٤٣٥، وأيضاً في كتاب الأنبياء، باب قول الله: ولقد أرسلنا نوحاً إلى قومه، ٣/ ١٢١٥-١٢١٦، الرقم: ٣١٦٢، وأيضاً في كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: واتّخذ الله إبراهيم خليلاً، ٣/١٢٢٦، الرقم: ٣١٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها،←

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَاسِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ الْهَرَوِيِّ، عَنِ الْغُورَجِيِّ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي عِيْسَى، عَنْ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي شَأْنِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ، أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِکَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَکَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوَى ذٰلِکَ مِنَ الْأَبْوَابِ. رَوَاهُ فِي الْمِشْکَاةِ.

’’حضرت اَبو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قیامت کے دن کے حوالے سے بیان فرمایا میں عرض کروں گا: میرے رب! میری امت۔ میرے رب! میری امت۔ میرے رب! میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب وکتاب نہیں ہے جنت کے دائیں دروازے سے داخل کیجئے اور وہ جس دروازے سے چاہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی داخل ہو سکتے ہیں۔‘‘

## ٣٨. اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي الْفُتُوْحِ

............ ١/ ١٨٤، الرقم: ١٩٤، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة، باب ما جاء في الشفاعة، ٤/ ٦٢٢، الرقم: ٢٤٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٣٥، الرقم: ٩٦٢٣۔

**٣٨:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٨، الرقم: ٣٨۔ ←

مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الطَّائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْأَصَمِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِيْهِ وَ شُعَيْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنِ ابْنِ الْهَادِي، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ فَاتَّبَعْتُهُ أَمْشِي وَرَاءَ هُ وَلَا يَشْعُرُ بِي ثُمَّ دَخَلَ نَخْلًا فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ وَ أَنَا وَرَاءَ هُ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَفَّاهُ فَأَقْبَلْتُ أَمْشِي حَتَّى جِئْتُ فَطَأْطَأْتُ رَأْسِي أَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا لَکَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟ فَقُلْتُ لَمَّا أَطَلْتَ السُّجُوْدَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ اللهُ ﷻ تَوَفَّى نَفْسَکَ فَجِئْتُ أُنْظُرُ فَقَالَ: إِنِّي لَمَّا رَأَيْتَنِي دَخَلْتُ النَّخْلَ لَقِيْتُ جِبْرَائِيْلَ عليه السلام فَقَالَ: أُبَشِّرُکَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُوْلُ: مَنْ سَلَّمَ عَلَيْکَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْکَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن عوف روایت کرتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد سے باہر نکل رہے تھے۔ میں آپ کے پیچھے چلا اور چلتا رہا اس حال میں کہ ان کی نظر مجھ پر نہ پڑی۔ پس آپ کھجوروں کے ایک جھنڈ میں داخل ہوئے اور قبلہ رو ہوکر سربسجدہ ہوگئے آپ کا سجدہ طویل ہوگیا یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا

---

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩١، الرقم: ١٦٦٢، والحاكم في المستدرك، ١/٣٤٤، الرقم: ٨١٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٧٠، الرقم: ٣٧٥٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/١٧٤، الرقم: ٨٦٩۔

کہ شاید اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح مبارک قبض کر لی ہے۔ میں آپ کے قریب ہوا اور آپ کا چہرہ مبارک دیکھنے کے لئے اپنا سر جھکایا۔ آپ ﷺ نے سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمانے لگے: عبد الرحمٰن کیا بات ہے؟ میں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! جب آپ کا سجدہ لمبا ہوگیا تو مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہ شاید اللہ بزرگ و برتر نے آپ کی روح قبض کر لی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نے مجھے کھجوروں کے جھنڈ میں داخل ہوتے دیکھا تو اس دوران جبرائیل علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی جو مجھ سے کہنے لگے: میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو آپ پر سلام بھیجے گا میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا اور جو آپ پر صلاۃ بھیجے گا میں بھی اس پر رحمتیں نازل کروں گا۔‘‘

## ٣٩. اَلْحَدِيثُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُونَ

**عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودُ عَبْدُ اللهِ بَدْرٌ الْحَبَشِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ الْمَيَّانِشِيِّ، عَنْ أَبِي الْفَتْحِ الْهَرَوِيِّ، عَنْ**

**٣٩:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٩، الرقم: ٣٩۔

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٣٠)، ٤/٦٤٢، الرقم: ٢٤٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الهم بالدنيا، ٢/١٣٧٦، الرقم: ٤١٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٨، الرقم: ٨٦٨١، وابن حبان في الصحيح، ٢/١١٩، الرقم: ٣٩٣، والحاكم فى المستدرك، ٢/٤٨١، الرقم: ٣٦٥٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢١٦، الرقم: ٥٠٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٨٨، الرقم: ١٠٣٣٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٣٢، الرقم: ٨٠٤٥۔

أَبِی نَصْرٍ التِّرْيَاقِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي عِيْسَى مُحَمَّدِ بْنِ سَوْرَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَن عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ، تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْـلَأْ صَدْرَکَ غِنًي وَأَسُدَّ فَقْرَکَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَـلَأْتُ يَدَيْکَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَکَ. رَوَاهُ فِي الْمِشْکَاةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ تو ہو میں تمہارا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیرا فقر و فاقہ ختم کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی (کبھی) ختم نہیں کروں گا۔‘‘

## ٤٠. اَلْحَدِيْثُ الْأَرْبَعُوْنَ

عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدُ عَبْدُ اللهِ بَدْرٌ الْحَبَشِيُّ عَنْ أَبِي طَاهِرٍ السِّلَفِيِّ، عَنْ أَبِي الْفَتْحِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَنَالَ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي عِيْسَى مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى بْنِ سَوْرَةَ التِّرْمِذِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ وَكِيعٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ

---

**٤٠:** أخرجه ابن العربي في مشكاة الأنوار: ٢٩، الرقم: ٤٠ـ

**وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول العبد إذا مرض، ٥/٤٩٢، الرقم: ٣٤٣٠، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤٤٩، الرقم: ١٢٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٦٧، الرقم: ٥٢٨٢ـ

حُجَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ وَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَ أَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ قَالَ: يَقُولُ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ: مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ.

رَوَاهُ فِي الْمِشْكَاةِ.

’’حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَر کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ اور جب بندہ لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تنہا ہوں۔ اور جب بندہ لاَ اِلٰـهِ اِلَّا اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہی اور تعریف میرے لیے ہی ہے۔ جب بندہ لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری مدد کے بغیر کوئی قوت و طاقت نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: جو آدمی اپنی بیماری میں یہ کلمات کہے اور پھر (اسی بیماری میں) مر جائے تو اسے آگ نہیں کھائے گی۔‘‘

# مَصَادِرُ التَّخْرِيُج

١. **القرآن الحکیم۔**

٢. احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٣. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٤. بزار، ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/ ٨٢٥۔٩٠٥ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٥. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ **الأربعون الصغری۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۸ء۔

٦. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٧. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ **شعب الإیمان۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٨. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/

٨٢٥ـ ٨٩٢ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

٩. پاشا، اسماعیل پاشا البغدادی۔ ہدیة العارفین۔ استنبول، ترکی، ١٩٤٥ء

١٠. جامی، مولانا عبدالرحمٰن جامی۔ نفحات الأنس۔ دوست ناشران و تاجران کتب، لاہور، پاکستان۔ ٢٠٠٣ء

١١. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١ـ٤٠٥ھ/ ٩٣٣ـ١٠١٤ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

١٢. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠ـ٣٥٤ھ/ ٨٨٤ـ٩٦٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

١٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢ـ١٤٤٩ء)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

١٤. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الأصول في أحاديث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢ء۔

١٥. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن إسحاق (٢٢٣ـ٣١١ھ/ ٨٣٨ـ٩٢٤ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

١٦. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١ـ٢٥٥ھ/ ٧٩٧ـ٨٦٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

١٧. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦ـ٣٨٥ھ/ ٩١٨ـ ٩٩٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/ ١٩٦٦ء۔

۱۸. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱٤۱٤ھ/۱۹۹٤ء۔

۱۹. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (٤٤٥۔٥۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱٥ء)۔ **مسند الفردوس۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸٦ء۔

۲۰. الرازی، تمام بن محمد ابو القاسم (۳۳۰۔٤۱٤ھ)۔ **الفوائد۔** الریاض: مکتبۃ الرشد، ۱٤۱۲ھ۔

۲۱. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۲۲. زرکلی، خیر الدین الزرکلی۔ **الأعلام۔** بیروت، لبنان: دار العلم للملایین، ۱۹۸۰ء

۲۳. زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (۱۰٥٥۔۱۱۲۲ھ/۱٦٤٥۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواهب اللدنية۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۷ھ/۱۹۹٦ء۔

۲٤. أبو سعید أحمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درہم (۲٤٥ھ۔۳۴۰ھ)۔ **الزهد وصفة الزاهدين۔** بیروت، لبنان: دار الصحابۃ للتراث، ۱٤۰۸ھ۔

۲٥. شعرانی، ابو العمران عبدالوہاب بن احمد بن علی الشافعی المصری المعروف بالشعرانی، (۸۹۸۔۹۷۳ھ)۔ **الیواقیت و الجواهر فی بیان عقائد الاکابر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲٦. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱٥۹۔۲۳٥ھ/ ۷۷٦۔ ۸٤۹ء)۔ **المصنف۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱٤۰۹ھ۔

۲۷. الصفدی، صلاح الدین خلیل بن ایبک (۷٦٤ھ)۔ **کتاب الوافی بالوفیات۔**

بیروت، لبنان: داراحیا التراث العربی، ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء۔

۲۸. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۲۹. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۳۰. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۳۱. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمهید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۳۲. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۳۳. ابن عربی، محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الطائی الحاتمی المرسی، (۵۶۰ھ ـــ ۶۳۸ھ / ۱۱۶۵ء ـــ ۱۲۴۰ء)۔ **الفتوحات المکیة**۔ قاہرہ، مصر

۳۴. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **أربعون حدیثا**۔ قاہرہ، مصر، مکتبۃ القرآن

۳۵. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ مدینة دمشق ( المعروف بـ: تاریخ**

ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/ ٢٠٠١ء۔

٣٦. عمر کحالہ، عمر رضا کحالہ۔ **معجم المؤلفین**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی

٣٧. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠۔٣١٦ھ/ ٨٤٥۔ ٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٣٨. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢۔٨٥٥ھ/ ١٣٦١۔ ١٤٥١ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/ ١٩٧٩ء۔

٣٩. ابن فرحون، إبراہیم بن علی بن محمد بن أبی القاسم فرحون (٧٩٩ھ)۔ **الديباج المذهب في معرفة أعيان علماء المذهب**۔ بیروت، لبنان

٤٠. فاسی، محمد بن أحمد الفاسی المکی أبو طیب (٧٧٥۔٨٣٢ھ)۔ **ذيل التنقيد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ۔

٤١. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

٤٢. قضاعی، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

٤٣. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/ ١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٤٤. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩۔٢٧٣ھ/ ٨٢٤۔٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

٤٥. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی

(٩٣۔١٧٩ھ/ ٧١٢۔٧٩٥ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

٤٦. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨۔١٨١ھ/ ٧٣٦۔٧٩٨ء)۔ **کتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٧. محمد علی حاج یوسف۔ **شمس المغرب سیرة الشیخ الأکبر**۔ حلب، شام: دارالنشر فصلت، ١٤٢٧ھ/٢٠٠٦ء۔

٤٨. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦۔٢٦١ھ/ ٨٢١۔٨٧٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٤٩. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢۔١٠٣١ھ/ ١٥٤٥۔١٦٢١ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٥٠. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١۔٦٥٦ھ/ ١١٨٥۔١٢٥٨ء)۔ **الترغیب والترهیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

٥١. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ/ ٨٣٠۔٩١٥ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

٥٢. ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٥٣. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/ ١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث +

بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٥٤. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲٥۔۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱٤۰٤ھ/ ۱۹۸٤ء۔